

مسودات

و

نسخۂ قدیمیہ

Donated by:

Er. Mohammad Yasir Raza Qadri Bandvi

کنزالایمان فاونڈیشن

کنزالایمان اسلامک لائبریری

پہلی منزل، خانقاہ نبیرۂ استاذ زمن علامہ تحسین رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

مرکز اہل سنت، بریلی شریف

www.kanzuliman.org

info.kanzuliman@gmail.com

اظہار حقانیت

از: مولوی صوفی شاہ عبدالجبار صاحب قادری رضوی فتحپوری

ناشر

خطیب مسجد تکیہ اکبر شاہ سیسہ مئو ۱۲ کانپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۵

یہ ہماری کتاب تمہارے سامنے سچ بیان کرتی ہے

بیت بیت
اظہار حقائق فرقہ وہابیہ

حصہ دوم

اس کتاب سے کسی کی دل آزاری کرنا مقصود نہیں بلکہ حق و باطل کا اظہار کرنا صرف مقصد ہے انشاء اللہ تعالیٰ اگر تعصب کی نگاہوں کو علیحدہ کرکے پڑھا تو گمراہ سے گمراہ ہو اسکو بھی ایمان کی دولت نصیب ہوگی۔

مرتبہ و مصنفہ

مولوی صوفی شاہ عبد الجبار صاحب قادری رضوی فتحپوری

خطیب مسجد تکیہ اکبر شاہ سیسہ مئو کانپور ۱۲

قیمت ۶۰ پیسے

اس کتاب میں فضائل رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم و معلومات دینیات و آغاز فرقہ وہابیہ ورد ندویت و خرم علی بلہوری کی خباثت کا رد بہت ہی خوبصورت انداز میں ہے

پڑھیے

اور حق بات سمجھ میں آجائے تو اس
فقیر کے لیے آخرت میں کامیابی کی
دعا کیجیے

*

عبد الجبار قادری فتحپوری خطیب مسجد تکیہ اکبر شاہ
سیسہ مئو کانپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰہم رب محمد صلی علیہ وسلما نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

تجلی الٰہی سایہ بے کیف نورِ جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے کائنات دو جہاں کی تخلیق

رب تبارک و تعالیٰ نے جب تمام مخلوق کو نیستی و ناپیدگی کی تاریکیوں سے نکال کر عالم ہستی کی پیدا الستوں زندگانیوں میں لانے کا ارادہ فرمایا تو اپنی تجلیٔ سایہ بے کیف نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چار حصے کئے ایک حصہ سے قلم اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش عظیم اور چوتھے حصے سے زمین و آسمان جنت و دوزخ فرشتے و حور و غلمان و کل جہان کے سازوسامان اور مومنوں مسلمانوں جناتوں انسانوں کے دماغوں و قلبوں کی نورانی ایمانی و عقاید اسلامی کی روشنیاں اور درس و تدریس علوم غیب و شہادت کے سلسلے معلمانہ اور تمام

جہاں والوں کی سماعت وآنکھوں کا نور و محل حسن ظاہر و باطن کے انوار وغیرہم کو پیدا فرمایا سُبحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِہٖ حَمْدًا کَثِیْرًا ۃ

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

سب سے اول اور سب سے آخری نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں

(بروایت شعبی) صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ آپ کو حق تعالیٰ نے نبوت کب عطا فرمائی تھی ارشاد ہوا کہ جس وقت ابو البشر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی پیدا نہیں کئے گئے تھے میرے رب نے مجھے نبوت و رسالت دونوں لقبوں سے ملقب کیا۔ یعنی سب سے اول اور سب سے آخر مجھی کو نبوت سے سرفراز کیا گیا میرے قبل اور میرے بعد نہ کوئی نبی ہوا اور نہ ہو سکتا ہے چنانچہ نورانی زبان سے آخری فیصلہ فرمایا لا نبیَّ بعدی اور یہ بھی فرمایا کہ مجھ سے میرے رب نے سب مخلوق سے پہلے میثاق الست لیا۔ رواہ بن ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ بہرکیف اس مختصر بیان سے بالیقین وایمان ثابت ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاں خاتم الانبیاء ہیں وہاں اول الانبیاء بھی ہیں صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ وبارک وسلم

*

مشہور انبیاء کرام ورسل عظام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے گرامی

۱۔ ابوالبشر سیدنا حضرت آدم صفی اللہ علیہ الصلاۃ والسلام

۲۔ سیدنا حضرت شیث علیہ الصلاۃ والسلام

۳۔ سیدنا حضرت ادریس علیہ الصلاۃ والسلام

۴۔ سیدنا حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام

۵۔ سیدنا حضرت ہود علیہ الصلاۃ والسلام

۶۔ سید حضرت صالح علیہ الصلاۃ والسلام

۷۔ سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام

۸۔ سیدنا حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام

۹۔ سیدنا حضرت اسمٰعیل ذبیح علیہ الصلاۃ والسلام

۱۰۔ سیدنا حضرت اسحٰق علیہ الصلاۃ والسلام

۱۱۔ سیدنا حضرت یعقوب (اسرائیل) علیہ الصلاۃ والسلام

۱۲۔ سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام

۱۳۔ سیدنا حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام

۱۴۔ سیدنا حضرت شعیب علیہ الصلاۃ والسلام

۱۵۔ سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلاۃ والسلام

۱۶۔ سیدنا حضرت الیاس علیہ الصلاۃ والسلام

۱۷۔ سیدنا حضرت الیسع علیہ الصلاۃ والسلام

۱۸۔ سیدنا حضرت ذوالکفل علیہ الصلاۃ والسلام

۱۹۔ سیدنا حضرت اشموئیل علیہ الصلاۃ والسلام
۲۰۔ سیدنا حضرت داؤد علیہ الصلاۃ والسلام
۲۱۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام
۲۲۔ سیدنا حضرت یونس علیہ الصلاۃ والسلام
۲۳۔ سیدنا حضرت ذکریا علیہ الصلاۃ والسلام
۲۴۔ سیدنا حضرت یحییٰ علیہ الصلاۃ والسلام
۲۵۔ سیدنا حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام

ان تمام موصوفہ حضرات انبیا رکرام و رسل عظام نبی آخری الزماں جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور ان کے خلفا رو جانشینان۔

بے کہف سایۂ نورالٰہی عزوجل و ملک ادوا حتمان کے اول نبی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خلقت بشریہ میں نبوت و رسالت کے خاتم الانبیاء و رسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کے بعد کسی نبی و رسول صاحب وحی کا پیدا ہونا قطعاً محال جاننا و ماننا اور اسی پر ایمان کامل رکھنا مومن سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہونے کی خاص دلیل ہے اور اسکے مخالف منکر کو مشرک و کافر و منافق و مرتد جاننا و ماننا و ایسا ہی یقین رکھتے ہوئے ایسوں سے اعلاناً جدا رہنا عین کامل ایمان عقیدت نشان صالح سنی متقی ہونے کی پہچان ہے۔ صلی اللہ علی النبی الامی و آلہ وصلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلاماً علیک یا رسول اللہ۔

سید الانبیاء خاتم النبیین رحمۃ للعالمین محمد الرسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت باسعادت

۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ بعد صبح صادق۔ قبل طلوع آفتاب ۱۱ ماہ بشینس ۳۶۷۵ طوفان نوح یکم جیٹھ ۳۶۷۲ کلجگ ۲۰ ماہ مفتم ۲۵۸۵ ابراہیمی ۲۰ ماہ نیسان ۸۸۲ سکندری یکم جیٹھ ۶۲۸ بکرمی شمسی ۲۲ اپریل ۵۷۱ء عیسوی مقام ولادت مکہ مکرمہ

نسب نامہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلسلہ پدری عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصیٰ سلسلہ مادری:۔ آمنہ۔ وہب۔ عبدمناف۔ زہرہ۔ کلاب یا بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان، عدنان چالیسویں پشت میں حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ نامور فرزند تھے حضرت اسماعیل علیہم السلام ابراہیم خلیل الرحمٰن کے علیہم السلام بڑے صاحبزادے تھے۔

سیرت مقدسہ الصادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم

انتقال والد ماجد		قبل ولادت مبارکہ
۶ء ولادت محمدیہ میں	والدہ ماجدہ کا انتقال	آپکی عمر شریف ۶ سال کی تھی
۹ء " "	عبدالمطلب کا انتقال	یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تھے

١٣ سنہ	ولادت محمدیہ میں	پہلا سفر شام بغرض تجارت	ابوطالب کی معیت میں
١٥ سنہ	" " "	حرب فجار میں شرکت	اس جنگ کا مقصد کعبہ کی حرمت کا قیام تھا
٢٣ سنہ	" " "	دوسرا سفر بہ غرض تجارت	حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ کے ساتھ
٢٦ سنہ	" " "	خدیجہ بنت خویلد سے نکاح	عمر شریف ٢٥ سال ٢ مہینہ دس یوم حضرت خدیجہ کی عمر ٤٠ سال
٣٥ سنہ	" " "	خانہ کعبہ میں ایک منتظم کی حیثیت سے حصہ لیا اور حجر اسود کے مسئلے میں عرب قبائل کے باہمی اختلاف کا تاریخی فیصلہ کیا	
٣٦ سے ٤٠ سنہ	" "	زیادہ وقت غار حرا میں گذرا	

بعثت نبوت (مکی زندگی)

اکتالیسویں سال کے پہلے دن اعلان نبوت فرمایا وحی الٰہی کا نزول ہوا.

١ سنہ نبوت میں سیدنا ابوبکر صدیق سیدنا علی المرتضیٰ ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت زید نے ایمان اور اسلام کی سعادت حاصل کی۔

صدیق اکبر کی دعوت پر عثمان غنی۔ عبدالرحمٰن بن عوف سعد ابن وقاص طلحہ و زبیر نے اسلام قبول کیا ارقم ابن ارقم۔ بلال حبشی۔ صہیب رومی اور حضرت سمیہ نے اسلام کی سعادت حاصل کی ابو عبیدہ ابن الجراح سعید ابن زید عبداللہ ابن مسعود ایمان لائے اور شرف صحابیت حاصل کیا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ٥

دار ارقم میں جو کوہ صفا کے دامن میں تھا دینی تعلیم و تربیت کے لیے پہلا مدرسہ قائم کیا گیا یہاں ٣ سنہ نبوت تک چپکے چپکے لوگوں کو اسلام کی تعلیم دی گئی۔

۴ سنہ نبوت سے کھلم کھلا دین سکھلایا جانے لگا، آزمائشوں کا دروازہ کھلا، ساحر و کاہن کے نام سے پکارے گئے حقیقی چچی ام جمیل زوجہ ابولہب نے راہ میں کانٹے بچھائے نماز پڑھتے ہوئے گردن مبارک میں چادر ڈال کر بل دیئے گئے حضرت سمیہ کی ران میں نیزہ مار کر شہید کیا گیا حضرت زبیر کو کھجور کی چٹائی میں لپیٹ کر کوٹھری میں بند کر کے دھواں دیا گیا۔ بلال حبشی کو گرم گرم پتھروں پر لٹایا گیا پیروں میں رسی ڈال کر گھسیٹا گیا

۵ سنہ نبوت رجب کے مہینے میں انفرادی ہجرت کا حکم ہوا حضرت عثمان اور حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کی جانب ہجرت فرمائی۔

۶ سنہ نبوت میں حضرت حمزہ نے اور پھر تین دن کے بعد حضرت عمر نے اسلام قبول کیا کعبہ میں نماز پڑھی گئی

۷ سنہ نبوت میں حضرت شعب ابی طالب نظر بند کئے گئے قریش نے آپ پر عرصہ حیات تنگ کرنے کا معاہدہ کیا اور ۱۰ سنہ نبوت تک ہمہ قسم کے مظالم ڈھائے گئے اور ایمان لانے والوں کو بری طرح ستایا گیا

۱۰ سنہ نبوت میں شعب ابی طالب کی اسیری سے رہائی کے بعد طائف کا سفر فرمایا دعوت حق میں جسم اطہر کو لہولہان کیا گیا اور خون کے پیاسوں کے لئے ہدایت کی دعا فرمائی

۱۱ سنہ نبوت میں مدینہ منورہ کے پہلے قافلے نے ایمان کی دولت پائی

سنہ ۱۲ نبوت میں ۲۷ رجب المرجب روز دوشنبہ معراج عطا ہوئی پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی

سنہ ۱۳ نبوت میں ۲۲ صفر المظفر شب جمعہ کو سیدنا صدیق اکبر کی معیت میں مکہ بہ عزم ہجرت چھوڑا۔

بعد ہجرت مدنی زندگی

سنہ ۱ ہجرت میں یکم ربیع الاول دوشنبہ کے دن غار ثور سے باہر تشریف لائے

۸ ربیع الاول دوشنبہ کے دن رونق افروز قبا ہوئے۔

۲۲ ربیع الاول دوشنبہ کے دن، قبا میں چودہ یوم قیام کے بعد نور افزائے مدینہ منورہ ہوئے مدینہ منورہ کا نام صدیوں سے یثرب تھا اس یثرب نے آپ کے قدموں کی برکت سے "مدینۃ الرسول" ہونے کا شرف حاصل کیا۔ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی بنیاد رکھی گئی۔

سنہ ۲ ہجرت میں اذان کا حکم ہوا کعبہ مکرمہ قبلہ قرار پایا رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے۔

تین سو تیرہ اصحاب رسول رب العلمین نے رسول رب العلمین کی معیت میں غزوہ بدر میں شرکت کی ایک ہزار کا تین تیرہ کیا امت محمدیہ کا فرعون ابوجہل مارا گیا۔

سنہ ۳ ہجرت میں زکوٰۃ فرض ہوئی ماہ شوال میں غزوہ احد پیش آیا حضرت حمزہ عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے زبان رسالت نے سید الشہداء کا خطاب عطا فرمایا

سنہ ۴ نبوت میں شراب کا پینا حرام قرار پایا۔

۵ھ ہجرت میں عورتوں کو پردے کا حکم دیا گیا آیت حجاب نازل ہوئی ماہ شوال میں غزوہ خندق پیش آیا۔

۶ھ ہجرت میں قریش سے تاریخی معاہدہ ہوا جو صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے اسی سن میں آپ نے اپنے وقت کے مشہور بادشاہوں کے پاس سفیر روانہ فرمائے اسلام کی دعوت پیش کی

۷ھ ہجرت میں غزوہ خیبر (ماہ محرم و ماہ صفر میں) ثمامہ والی نجد۔ جبلہ شاہ غسان، فروہ بن عمرو خزاعی گورنر شام نے اسلام قبول کیا

۸ھ ہجرت میں فتح مکہ (رمضان المبارک میں)، عام معافی کا اعلان، غزوہ حنین بعد فتح مکہ خالد بن ولید عثمان بن ابوطلحہ عمرو بن عاص نے مدینہ حاضر ہو کر اسلام کی سعادت حاصل کرلی۔ عکرمہ بن ابوجہل مسلمان ہوئے۔

۹ھ ہجرت ماہ رجب میں غزوہ تبوک پیش آیا۔ حج فرض ہوا صدیق اکبر کو امیر الحج مقرر فرمایا عدی ابن حاتم طائی اکید دالی دومۃ الجندل ذی الکلاع بادشاہ قبائل حمیر نے اسلام قبول کیا۔

۱۰ھ ہجرت ایک لاکھ چوالیس ہزار شاگردوں (صحابیوں) کو ساتھ لے کر فریضہ حج ادا فرمایا اور اسلام کے تمام اصول سمجھا کر امت کو وداع کیا۔

ازواج مطہرات

۱۔ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے پچیس سال کی عمر شریف میں نکاح فرمایا اس وقت حضرت خدیجہ کی عمر چالیس سال کی تھی ۱۰ھ نبوت میں

ان کا انتقال ہوا۔

۲۔ اُم المومنین حضرت سودہ سے سنہ ۱۰ نبوت میں نکاح فرمایا حضرت عمر کے آخر ایام خلافت میں انتقال ہوا۔

۳۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ یہ حضرت صدیق اکبر کی صاحبزادی تھیں سنہ ۲ھ میں حضور کے کاشانہ اقدس میں آئیں سنہ ۵۵ھ میں ۱۷ رمضان المبارک کو انتقال فرمایا۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ ان کا حجرہ مبارکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے

۴۔ ام المومنین حضرت حفصہ۔ حضرت عمر کی صاحبزادی تھیں سنہ ۳ھ میں آپ نے نکاح فرمایا سنہ ۴۵ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔

۵۔ ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ سنہ ۴ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کا انتقال ہوا۔

۶۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ سنہ ۵۹ھ یا سنہ ۶۳ھ میں انتقال فرمایا۔ بقیع آرام گاہ ہے

۷۔ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش مدینہ منورہ سنہ ۲۰ھ میں انتقال ہوا

۸۔ ام المومنین حضرت جویریہ ماہ ربیع الاول سنہ ۵۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی

۹۔ ام المومنین حضرت ام حبیبہ حضرت ابو سفیان کی بیٹی ہیں سنہ ۶ھ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا سنہ ۴۴ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔

۱۰۔ ام المومنین حضرت میمونہ سنہ ۵۱ھ میں "مقام سرف" میں انتقال ہوا وہیں آرام گاہ ہے

۱۱۔ ام المومنین حضرت صفیہ سنہ ۵۰ھ میں انتقال ہوا۔

۱۲۔ ام المومنین حضرت ماریہ قبطیہ؛ حضرت ابراہیم انھیں کے فرزند تھے، محرم سنہ ۱۰ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

چچا

آپ کے نو چچا تھے ان کے نام سیرت ابن ہشام میں حسب ذیل ہیں۔ ۱۔ حمزہ ۲۔ العباس ۳۔ ابوطالب (عبد مناف) ۴۔ ابولہب (عبدالعزیٰ) ۵۔ زبیر ۶۔ مقوم ۷۔ ضرار۔ ۸۔ مغیرہ ۹۔ حارث۔

لیکن حضرت حمزہ اور حضرت عباس کے علاوہ کسی نے اسلام قبول نہیں کیا جناب ابوطالب ایمان تو نہیں لائے مگر فدائی اور ناصر ضرور تھے اور آپ کی دشمنی میں ابولہب ابوجہل سے کسی طرح پیچھے نہ تھا اس کا ثبوت سورۂ "ابی لہب" ہے۔

پھوپھیاں

آپ کی پھوپھیاں چھ تھیں لیکن ایک پھوپھی۔ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب نے اسلام قبول کیا ان کے فرزند حضرت زبیر تھے جو ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے حقیقی بھتیجے اور سیدنا صدیق کے داماد تھے اور حواری رسول ہونے کا شرف حاصل تھا ان کے علاوہ دوسری پھوپھیوں کے نام یہ ہیں ام حکیم البیضا (یہ حضرت عثمان غنی کی نانی تھیں) ۲۔ اروی ۳۔ عاتکہ ۴۔ برہ ۵۔ امیمہ۔ بعض مورخین نے اروی اور عاتکہ کے متعلق بھی لکھا ہے کہ انھوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

فرزندان والاتبار

۱۔ حضرت قاسم ۲۔ حضرت عبداللہ ان کا لقب طیب و طاہر تھا ۳۔ حضرت

ابراہیم **بنات طیبات** ۱۔ حضرت زینب ان کے شوہر ابو العاص بن ربیع تھے، ان کی صاحبزادی حضرت امامہ تھیں ۲۔ حضرت رقیہ ۳۔ حضرت ام کلثوم (ان دونوں کے سرتاج حضرت عثمان غنی تھے) حضرت رقیہ کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثوم سے نکاح ہوا۔ ۴۔ حضرت فاطمہ ان کے شوہر حضرت علی مرتضیٰ تھے۔

خلفاء راشدین و مدت خلافت

اسم شریف

۱۔ سیدنا صدیق اکبر مدت خلافت ۲ سال ۳ ماہ ۱۰ دن ۲۲ جمادی الاخریٰ روز دوشنبہ ۱۳ ہجری مطابق ۲۳ اگست ۶۳۴ء میں انتقال فرمایا حجرہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ الموسوم گنبد خضریٰ پہلوئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں آرام فرما ہیں

۲۔ سیدنا عمر فاروق مدت خلافت ۱۰ سال ۶ ماہ ۴ دن ۲۶ ذی الحج ۲۳ھ کو فجر کے وقت حالت امامت میں ابو لولو فیروز مجوسی نے حملہ کیا یکم محرم ۲۴ھ کو انتقال فرمایا گنبدی خضریٰ پہلوئے سیدنا صدیق آرام گاہ ہے

۳۔ سیدنا عثمان غنی مدت خلافت ۱۲ سال ۱۱ یوم ۱۸ ذی الحج ۳۵ھ کو انتہائی مظلومیت کی حالت میں شہید ہوئے جنت البقیع (مدینہ منورہ) آرام گاہ ہے

۴۔ سیدنا علی المرتضیٰ مدت خلافت ۴ سال ۹ ماہ ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ میں ابن ملجم کے ہاتھوں فجر کے وقت جامع کوفہ میں داخل

ہوتے وقت شہید ہوئے اور جامع کوفہ کے قریب یا قصر کوفہ میں
دفن کیے گئے۔

۵۔ سید المسلمین حضرت حسن مدت خلافت ۶ ماہ حضرت حسن نے سنہ ۴۱ھ
میں حضرت امیر معاویہ کے حق میں منصب خلافت سے دست برداری
اختیار کرلی تھی ۴۹ھ یا بروایت ابوالفرج اصفہانی سنہ ۵۱ھ میں زہر
سے شہید ہوئے مدینہ منورہ آرام گاہ ہے

میزان کل مدت خلافت ۲۹ سال ۱۱ ماہ ۲۴ یوم

تعداد غزوات و سرایا

سنہ ۳ھ سے سنہ ۹ھ تک
۸۱ (اکیاسی)

جن غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے تھے ان کی تعداد
۲۷ ہے اور ترتیب حسب ذیل ہے۔

۱۔ غزوہ ودان یا ابواء ۲۔ غزوہ بواط ۳۔ غزوہ سفوان ۴۔ غزوہ ذوالعشیرہ ۵۔ غزوہ بدر الکبریٰ ۶۔ غزوہ قینقاع ۷۔ غزوہ سویق ۸۔ غزوہ قرقرۃ الکدر ۹۔ غزوہ غطفان یا انمار ۱۰۔ غزوہ احد ۱۱۔ غزوہ حمراء الاسد ۱۲۔ غزوہ بنو نضیر ۱۳۔ غزوہ بدر الاخریٰ ۱۴۔ غزوہ دومۃ الجندل ۱۵۔ غزوہ بنو مصطلق ۱۶۔ غزوہ احزاب یا خندق ۱۷۔ غزوہ بنو قریظہ ۱۸۔ بنو لحیان ۱۹۔ غزوہ ذی قرد یا غابہ ۲۰۔ غزوہ حدیبیہ ۲۱۔ غزوہ خیبر ۲۲۔ غزوہ وادی القریٰ ۲۳۔ غزوہ ذات الرقاع ۲۴۔ غزوۂ مکہ ۲۵۔ غزوۂ حنین ۲۶ غزوۂ طائف ۲۷۔ غزوۂ تبوک۔ اکیاسی غزوات اور سرایا میں شہید اور

قتل ہونے والوں کی مجموعی تعداد ایک ہزار اٹھارہ (١٠١٨)

اوسط فی جنگ ١٢½ عدد

مجموعی نقصان کا نقشہ درج ذیل ہے۔

نام فریق	اسیر	زخمی	مقتول	کل تعداد
مسلمان	١	١٢٧	٢٥٩	٣٨٧
مخالف	٦٥٦٤	نامعلوم	٧٥٩	٧٣٢٣
میزان	٦٥٦٥	١٢٧	١٠١٨	٧٧١٠

مدت قیام

عالم دنیوی میں ولادت مبارکہ سے یوم وفات تک ٦٣ سال ٤ یوم یا ٢٢٣٣٠ دن ٦ گھنٹے قیام فرما کر ١٢ ربیع الاول ١١ھ روز دوشنبہ مطابق ٨ جون ٦٣٣ء بوقت چاشت سفر آخرت اختیار کر کے حجرۂ مبارکہ حضرت عائشہ صدیقہ میں قیام فرمایا۔

قیام مکہ معظمہ ترپن سال۔ قیام مدینہ منورہ عالم دنیوی میں ١٠ سال اور گنبد خضریٰ میں آج تک آرام فرما ہیں

مدت تبلیغ و رسالت و نبوت آٹھ ہزار ایک سو چھپن ١١٥٦ یوم۔ اللّٰہم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم بعدد کل نبی معلوم لک آمین

اسمائے مبارکہ پنجتن پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہم

١۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم
۳۔ سیدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۴۔ سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵۔ سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

اسمائے مبارکہ حضرات عشرۂ مبشرہ جنکو جنتی ہونے کی بشارت خاص دی گئی تھی

۱۔ حضرت صدیق اکبر ابوبکر ۲۔ حضرت فاروق اعظم عمر ۳۔ جامع القرآن عثمان غنی ۴۔ حضرت حیدر کرار علی ۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ۶۔ حضرت زبیر بن عوام ۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ۸۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ۹۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح ۱۰۔ حضرت سعد بن زید رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اسمائے مبارکہ ائمہ اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو ۱۲ حضرات امام کے نام سے مشہور ہیں

۱۔ سیدنا حضرت خلیفہ، چہارم علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۔ سیدنا حضرت امام عالی مقام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۔ سیدنا حضرت امام حسین سید الشہداء و صابرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۔ سیدنا حضرت امام زین العابدین ملقب بہ لقب سجاد و کنیت ابو محمد
۵۔ سیدنا حضرت امام باقر کنیت ابو جعفر

۶۔ سیدنا حضرت امام جعفر صادق کنیت ابو عبداللہ

۷۔ سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم کنیت ابوالحسن

۸۔ سیدنا حضرت امام علی رضا بن موسیٰ کاظم

۹۔ سیدنا حضرت امام محمد بن علی رضا کنیت ابو جعفر ثانی لقب تقی

۱۰۔ سیدنا حضرت امام علی نقی کنیت ابوالحسن لقب ہادی

۱۱۔ سیدنا حضرت امام حسن عسکری کنیت ابو محمد لقب زکی (یہ ہنوز گذرے

۱۲۔ سیدنا حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم و رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ یہ ہنوز گذرے نہیں بلکہ خروج دجال کے وقت تشریف لادیں گے اور انہیں کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے تشریف لائیں گے ان کے وصال کے بعد قانون پاک قرآن کے مطابق حکومت فرمائیں گے بالاتفاق اکثریت اہل سنت والجماعت امام مہدی بارھویں امام اہل بیت کرام امام عالی مقام حسن مجتبیٰ کی اولاد میں ہوں گے نام نامی اسم گرامی آپکا محمد ہو گا اور والد کا نام عبد اللہ اور والدہ ماجدہ کا نام آمنہ ہو گا۔ اور یہ مذکورہ بالا اسمائے گرامی مختصراً انبیاء رسل علیہ الصلوٰۃ والسلام وامہات المومنین وصاحبزادے و صاحبزادیاں وخلفائے راشدین و رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے درج کر دیے ہیں تاکہ ان مسلمانوں کو جو بنیادی معاملات میں بہت تیز اور دینی معاملات میں خود وان کے بچے بالکل ناواقف رہتے ہیں وہ آگاہ ہو جائیں۔

حق و باطل کا فیصلہ قرآن عظیم کی روشنی میں

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے

یا ایّھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ؀

ترجمہ:۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

اس آیت مقدسہ میں ایک بات تو یہ بڑی خاص ہے کہ رب تبارک وتعالیٰ نے اگر مخاطب کیا تو کسے۔ ایمان والوں کو۔ اور جن کے پاس ایمان کی دولت نہیں ان سے یہ نہیں کہا بلکہ ایمان والوں ہی پر پروردگار عالم کو رحم آیا کہ ان کے پاس ایمان کی دولت ہے لیکن اللہ کا خوف ان کے دلوں میں نہیں ہے یعنی عمل کی طرف توجہ نہیں ہے مثلاً نماز روزہ حج زکوات وغیرہ وغیرہ اس لئے آگاہ فرمایا ایمان والوں کو کہ جب تمہارے پاس یہ دولت موجود ہے تو ایسا کرو کہ تم کو کسی قسم کی مصیبتوں کا سامنا نہ دنیا میں کرنا پڑے نہ عقبیٰ میں حالانکہ یہ بات بھی حدیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ ہر ایمان والا داخل جنت ہوگا البتہ یہ ضروری ہے کہ جنھوں نے عمل میں کوتاہی ولا پرواہی برتی ہے اسکی سزا ضرور ملے گی۔ لیکن بعد سزا کے وہ بھی دن آوے گا کہ سرکار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین پاک کے صدقہ میں وہ داخل جنت ہوں گے، جیسا کہ بخاری شریف جلد اول میں درج ہے

کہ جن کے دل میں جو کے دانے کے برابر خیر ہے یا گیہوں کے دانے
کے برابر خیر ہے یا رائی کے دانے کے برابر خیر ہے وہ داخل جنت
ہوگا۔ اور خیر کا کنایہ اور اشارہ ہے محبت رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اور محبت رسول اللہ اور عظمت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو ایمان کا دارومدار ہے بہرحال ایمان
کے بارے میں اظہار حقانیت پر رفرتہ دہا بیت حصہ اول میں لکھ چکا ہوں
اسلئے ایمان کے بارے میں اور دلیل نہیں پیش کر رہا ہوں یہاں تو
صرف مقصد یہ ہے کہ مضمون بہت چھوٹا سا ہو اور اہمیت بہت
بڑی ہو کیونکہ اس دور میں بڑے مضامین کی کتابیں لوگ سے تو
لیتے ہیں اور مختصر سا مضمون دیکھ کر لبستہ خاموشی میں رکھ دیتے
ہیں پروردگار عالم نے بے ایمانوں کو اس آیت مقدسہ میں مخاطب
اسلئے نہیں کیا کہ یہ بے ایمان لوگ جو ہوں گے وہ ایمان کو ظاہر کریں
گے اور عناد یعنی عداوت کجی ٹیڑھاپن یہ چھپا دیں گے یہ تو ظاہر
میں ڈرنا اور باطن میں میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے عناد رکھنا
ان کو نفع نہ پہونچے گا بلکہ میرے محبوب سے عناد رکھنے کے سبب
ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہنا ہوگا اسی لیے ان بے ایمان فرقوں کو
مخاطب نہیں کیا گیا اور دوسری بات اس آیت مقدسہ سے ثابت ہوئی
کہ۔

وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

سچوں کے ساتھ رہو

نیز ثابت ہوا کہ رب تبارک وتعالیٰ سچوں کے ساتھ رہنے کا اور

سچوں کا ساتھ دینے کا حکم دے رہا ہے اور جھوٹوں سے پرہیز و جھوٹوں کے ساتھ نہ رہنے اور جھوٹوں کا ساتھ نہ دینے اور ان سے دوری نفوری برتنے کا حکم دے رہا ہے اور اگر جھوٹوں کے ساتھ رہے اور جھوٹوں سے میل جول رکھا ان کو اپنا دوست بنایا یا جھوٹو کو اچھا جانا اور پرہیز نہ کیا تو یہ احکام الٰہی کے خلاف ہوا یہ بات تو بہت ہی واضح طور پر ظاہر ہے کہ اگر کسی مریض نے علاج شروع کیا اور پرہیز نہ کیا تو علاج بیکار ہو جاتا ہے یعنی دوا کارگر نہیں ہوتی اب ضرورت یہ ہوئی کہ تلاش کیا جاوے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا آج اس پر فتن دور میں اگر کسی شخص کو دس آدمی سچا کہیں تو اسی شخص کو دس جھوٹ بھی کہہ دیں گے اور اگر کسی شخص کو دس آدمی جھوٹا کہیں تو دس اسکو کبھی سچا کہنے والے ہو جاویں گے لہٰذا وہ آلہ تلاش کیا جاوے جسکو ساری دنیا کے مسلمان مان جاویں تو قرآن عظیم ہی وہ آلہ ہے کہ جس کو تمام عالم کے مسلمانوں نے مانا ہے تو دیکھو قرآن عظیم میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین ۵

ان لوگوں کو رب تبارک و تعالیٰ نے سچا فرمایا ہے

اس میں تو کسی ایمان والے کو اختلاف ہو ہی نہیں سکتا اور اگر کوئی اسکی مخالفت کرتا ہے یعنی قرآن عظیم کی تو وہ کافر ہے اب یہ دیکھنا ہے کہ کون جھوٹا ہے تو اسی قرآن

عظیم ہی میں رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ان المنافقین لکاذبون ۝ یہ منافق جھوٹے ہیں اور منافق کہتے کسے ہیں جن کے زبان پر کچھ ہو اور دل میں کچھ ہو بظاہر نماز روزہ کلمہ اور تمام طور طریقہ مسلمانوں جیسے اور دل میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت ہے یہ ہے منافقت لہٰذا رب تبارک وتعالیٰ نے ایسے لوگوں کا فیصلہ فرمادیا۔ قرآن عظیم میں ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار یہ منافق درک اسفل میں ڈالے جائیں گے یعنی دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن عظیم میں صاف فیصلہ فرمادیا کہ ایمان والے سچوں کو پہچان لیں اور جھوٹوں کو پہچان لیں اور بعد پہچان بفرمان رب تبارک وتعالیٰ کے سچوں کے ساتھ ہوجائیں اور جھوٹوں سے الگ ہوجائیں۔

حق کی فتح باطل کی شکست

اظہار حقانیت بر فرقہ وہابیت حصہ اول میں ناظرین نے وہابیوں دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے کارنامے پڑھ کر سمجھے اور وہابیوں دیوبندیوں نے بھی خوب پڑھ لیا یہاں تک قصبہ قنوج ضلع فرخ آباد وقصبہ آسیون ضلع اناؤ میں اور کانپور میں بھی گروہ در گروہ اعتراض کرنے والوں کے آئے اور کہا کہ ایسا کتابوں میں نہیں لکھا آپ نے بہتان لگایا ہے یہاں تک

کے قصبہ آسیون میں ایک بہت بڑے بزرگ مولانا محمود عالم صاحب
کے سامنے ایک شخص بہشتی زیور کے نام سے جو کہ اشرف علی صاحب
تھانوی یعنی وہابیوں کے حکیم الامت نے حصہ اول جو تصنیف کیا ہے
لے کر آئے اور کہا کہ ہمیں وہ عبارت دکھلائیے جو آپ نے چھاپ
دیا ہے بہت ہی پرانی کتاب تھی لہٰذا تقریباً سو آدمیوں کا مجمع
تھا سبکے سامنے وہ عبارت دکھلائی گئی آخیر کے نادم ہوئے اور
قنوج احمدی ٹولہ میں رات کو تقریر ہوئی اور اسی جلسہ میں عقائد
وہابیہ دیوبندیہ انھیں کی عبارتیں سنا کر خوب رد ہوا اور کتابیں بھی
خوب لوگوں نے جلسہ میں لیا۔ صبح بعد نماز مجھ میں اور میرے ساتھ
مرتضیٰ حسین و عبدالسبحان حضرت حاجی زندنی شاہ رحمت اللہ
تعالیٰ علیہ واور دیگر مزارات مقدسہ کی زیارت سے جب واپس آئے
تو محلہ احمدی ٹولہ جہاں کی رات کو بیان ہوا تھا اسی کے قریب
قیام گاہ پر تقریباً ۵۰ آدمیوں کا ایک گروہ آیا اور مباحثہ
کے لیے تیار ہوا میں نے فوراً لوگوں سے فرش بچھوایا اور بحث
تقریباً ۳ گھنٹہ رہی جس میں فرقہ اہل حدیث سامنے آیا۔
تقریباً انکے معہ امیر جماعت ملاکر ۳ یا چار مولوی آئے ان کے ہر سوال
کا جواب بحمدہٖ تعالیٰ صدقہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر مولوی
مد مقابل ہوئے اور بعد کو شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے
یہاں تک کہ اللہ کے فضل و کرم سے جس مسجد پر ان اہل حدیث
کا قبضہ تھا اور امامت بھی کرتے تھے وہ مسجد بھی چھوڑ کر بھاگ

اور فتح و نصرت عقائد اہلسنت کی ہوئی اور اس مسجد میں امام ابن الحسن عرف ابن سنی صحیح العقیدہ مقرر ہوئے۔

کتاب نے حق و باطل کا فیصلہ کر دیا ہے تمام شہروں دیہاتوں میں اور ہندوستان کے گوشے میں یہ کتاب اظہار حقانیت بر دفرقہ وہابیت حصہ اول پہونچ گیا ایوان وہابیت میں زلزلہ آ گیا۔ اور بہت سے نیم وہابیوں نے توبہ کرلیا ہے اور صحیح معنی میں اسلام سے رشتہ جوڑلیا ہے لیکن جن کے دلوں پہ مہر لگ چکی ہے وہ اپنی جگہ اڑے ہوئے ہیں اب ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

امام الوہابیہ جن کو دیوبندی اسمعیل شہید کہتے ہیں انہوں نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۳۲ پر لکھا ہے کہ "جنکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں

زوال مُسلم کیوں

او اسمعیل کے چیلو تم لوگ بھی اپنے امام کی اتباع کرنے لگے ہو اور کہتے ہو کہ مصطفےٰ پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی اختیار نہیں اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور بڈیوں پر رحم کھاؤ اور مصطفےٰ پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی سے باز آجاؤ اب بھی تمہاری آنکھ نہیں کھل رہی ہے کہ آخر یہ تباہی یہ بربادی یہ گرانی یہ پریشانی یہ بے برکتی یہ ذلت کیوں ہے

اس حکومت الٰہیہ سلطنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں

رہ کر مصطفےٰ پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرو اور امن وامان کی تلاش کرو جس قدر کہ یہ وہابیت دیوبندیت بڑھے گی اسی قدر ذلت اور تباہی آوے گی۔ اور وہابیو دیوبندیو تبلیغیو مودودیو نجدیو تم باغیان مصطفےٰ کی ہی وجہ سے ساری دنیا کا امن وامان وسکون ختم ہوا ہے یاد رکھو جب تک تم لوگ صاحب امن وامان یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت رکھو گے اور جو مردودہ کتابیں ہیں اس کی اشاعت کرتے رہو گے تو امن وامان کی ہوا بھی نہ پاسکو گے اور فقیر کا یہ کہنا ہے کہ اگر امان چاہتے ہو تو امن مصطفےٰ پیارے صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ جاؤ اور گستاخیوں سے باز آجاؤ ورنہ ایک نہ ایک زوال میں مبتلا رہو گے۔

دلیل اول سرکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مالک مختار ہونے کی عبارت کا جواب

(دارقطنی ۲۱۵) حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو اس نے عرض کی کہ حضور میں نے رمضان شریف میں اپنی بیوی سے صحبت کرلی ہے اور دن ہی تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام آزاد کرنے کا جرمانہ فرمایا تو اس نے عرض کیا کہ میری طاقت نہیں تو آپ نے ساٹھ روزہ متواتر رکھنے کی سزا فرمائی تو اسنے اپنی کمزوری کا اظہار کیا تو آپ نے ساٹھ مسکین کے کھانا کھلانے کا ارشاد فرمایا تو اس نے اپنا عجز ظاہر کیا تو آپ نے اپنی طرف سے پندرہ صاع عطا فرمائے

کہ مدینے کے مسکینوں کو تقسیم کر دے تو اس نے عرض کیا کہ حضور مجھ سے محتاج اور کوئی نہیں تو سرکار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وَ کُلُہٗ اَنْتَ وَ عِیَالُکَ فَقَدْ کَفَّرَ اللّٰہُ عَنْکَ تو ہی کھائے اور تیرا عیال تو تیری طرف سے اللہ تعالیٰ کفارہ منظور فرمائے گا۔ شرعی کفارہ ۶۰ مسکینوں پر کھانا تقسیم کرنا ضروری تھا اور اسی مقام پر حد شرعی ختم تھی لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اختیار سے بجائے اسکے کہ مجرم کفارہ ادا کرے آپ نے اپنی طرف سے مجرم کو ہی ساٹھ مسکینوں کا کھانا عطا کر دیا اور کفارہ کے ادا ہونے کی سند بھی دے دی۔

اور ہابی دھرم والو اب کہو کہ جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اس حدیث سے مختار کل ہونے کا ثبوت نہیں ہے اگر اور اگر ثبوت چاہتے ہو تو دیکھو بخاری شریف ج ۱ دلیل دوم مالک مختار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی یہی روایت اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موجود ہے۔ دلیل سوم مالک مختار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور دیکھو البدایا و انہایا لابن کثیر ج ۱ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکاری کی اجازت کے بغیر ہرنی کو چھوڑ دیا تاکہ وہ اپنے بچوں کو دودھ پلا آوے ہرنی آپ کی ملکیت نہ تھی اعرابی کی ملکیت تھی حالانکہ وہ اسکے پاس سویا ہوا بھی تھا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اختیار سے ہرنی کو دودھ پلانے کے واسطے چھوڑ دیا اب اس میں دو ہی

صورتیں ہیں یا تو معاذ اللہ یہ کہو گے کہ آپنے جرم کیا یہ بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ نبی جرم سے پاک ہوتا ہے دوسری صورت مختار کل ہونے کی تو یہی ہتیں تسلیم کرنی پڑے گی جیسا کہ یہاں اپنے اختیار سے غیر ملکیت پر آپ نے رحم فرمایا ایسے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام غلاموں پر بھی اختیار کلی ہے جس اختیار کلی کے بنا پر آپ نے غلام سے بیعت لی جسکو آپ نے اپنی غلامی میں لے لیا اس غلامی کو کوئی طاقت نہیں توڑ سکتی۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب ؛ یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

دلیل چہارم مالک مختار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک کے لئے فرمایا کہ اس کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے چنانچہ عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنی خلافت میں غزوہ کسریٰ میں جب کسریٰ کا تاج اور سنہری کنگن اور اس کا سامان جنگ وغیرہ پیش ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ کنگن پہنا دیے کیا یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مختار کل ہونے کی دلیل نہیں کہ ابھی وہ کنگن غیر کی ملکیت تھی یعنی کسریٰ کے ہاتھوں میں تھے لیکن آپ نے پہلے ہی عطا فرما دیے۔

دلیل پنجم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مالک مختار ہونے کی (۱) مسند امام احمد حنبل ۲۹۴/۴ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنا دی تو لوگوں نے

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرد پر سونے کو حرام فرمایا ہے تم نے یہ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنی ہے تو اس نے جواب دیا کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بٹھا کر یہ انگوٹھی پہنائی۔ اور فرمایا اَلْبِسْ مَاکَسَاكَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (پہن لے جو تجھے اللہ اور اسکے رسول نے پہنایا) معلوم ہو کہ سونا پہننا حرام آپ نے جو براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو انگوٹھی پہنائی تو یہ اپنے مختار کل ہونے کی دلیل ہے اس موقع پر ایک اشعار یاد آگیا۔

خالق کل نے آپ کو مالکِ کل بنا دیا ۔ دونوں جہاں کی نعمتیں آپکے اختیار میں

او وہابیو دیوبندیو ایسی ایسی حدیثیں پڑھ کر دل سے توبہ کر ڈالو اور صحیح معنا میں داخل اسلام ہو جاؤ۔

دارالندوہ کی حقیقت

سب سے پہلا شخص محض کورسی توحید کا قائل اولیاء اور انبیاء کا حاسد اور ان کے مقابلہ میں اپنے آپ کو اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ کی رٹ لگانے والا اور اپنے علم سے انبیاء کے علم کو کمتر سمجھنے والا اور عبادت الہیہ کا دعویدار ابلیس تھا جو اپنے نفس کے مقابلے میں نبی ولی کی عزت کو کم تر سمجھنے لگا تو اللہ تعالیٰ نے اسکی تمام عبادت ضبط کر کے فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ کا فتویٰ دے کر نکال دیا اور راندہ درگاہ بنا دیا چنانچہ وہ موحد متکبر باوجود مردود ملعون ہونے کے اکڑا کر پھرتا رہا جیسا کہ آجکل بھی بعض مصلّی سنت ابلیسی کو ادا کرتے ہیں اور سینہ تان کر حکم کے خلاف کھڑے ہوتے ہیں بعد ازاں

کفارِ مکہ جو ابلیس کے مرکزی ممبر تھے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برخلاف میٹنگ کی اور اس مقام کا نام جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف مجلس شوریٰ قائم کی جاتی تھی دارالندوہ سے موسوم کیا جیسا کہ آج کل بھی کفار مکہ کے متبعین نے سنت کو رائج کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کا اشاعتی مرکز کھول کر دارالندوہ مقرر کیا ہوا ہے تو اس مکہ معظمہ کے کفار کی مجلس شوریٰ میں ابلیس بھی اپنے محبوب نجدی کی شکل میں متشکل ہو کر مکہ کے دارالندوہ میں پہونچا تو ہر ایک نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے برخلاف آپکے مذہب کو مٹانے کے لئے مشورے پیش کئے تو ابلیس بشکل نجدی بولا کہ میں بھی مشورہ دے سکتا ہوں تمام حیران ہو گئے کہ یہ مشورہ دینے والا کون ہے ابو جہل نے اُس سے سوال کیا تو اسنے جواب دیا اَنَا شَیخٌ مِنْ اَھلِ نَجدٍ میں نجدی بزرگ ہوں۔ ابلیس کو بھی بشکل نجدی ظاہر ہونا پسند آیا تو ابو جہل نے مشورہ دریافت کیا ابو جہل کو بھی یقین تھا کہ جتنی مخالفت اور عناد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نجدیوں کو ہو سکتی ہے اتنی ہمیں بھی نہیں تو ابلیس نے کہا کہ جب تک تم اسکو قتل نہ کروگے تم کامیاب نہیں ہو سکتے، تمہاری حکومتیں چھین لے گا تمہاری عزتیں جاتی رہیں گی

اَلَمْ تَرَوْ حُسْنَ حَدِیْثِہٖ کیا تم نے اسکی اچھی اچھی باتوں کو ملاحظہ نہیں کیا وَحَلَاوَۃَ مَنْطِقِہٖ اور اسکی کلام کی مٹھاس نہیں دیکھی وَغَلَبَتِہٖ عَلٰی قُلُوْبِ الرِّجَالِ بِمَا یَاْتِیْ بِہٖ اور وہ قرآن کی برکت سے لوگوں پر چھایا ہوا ہے ابو جہل کو شیخ نجدی کی شبیہ کا مشورہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے قتل کرنے والا پسند آیا تو ابو جہل نے چند آدمی ننگے سر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر مسلح کھڑے کر دیے تو اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا ارشاد فرمایا تو آپ سورہ یسٓ کی پہلی پانچ آیتیں پڑھ کر ایک مشت مٹی ان کی طرف پھینک دی چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تشریف لے جاتے ہوئے نظر نہ آئے۔

ان اشخاص قاتلین کی ہیئت کذائیہ کو ادا کرتے ہوئے نجدی بھی ننگے سر نماز پڑھتا ہے قیام بھی اسکا اسی طور کو مستلزم ہوتا ہے اور چونکہ ان کے سر پر آپنے مٹی ڈالی تھی وہی نشانی آج تک ان کے چہروں پر نمایاں ہو رہی ہے یہ تمام واقعہ نجدی دارالندوہ تاریخ طبری ۹۸/۲ ابن ہشام ۹۲/۲ میں مذکور ہے۔ یہ دارالندوہ کی حقیقت کو ظاہر کرنا بہت ضروری تھا کیونکہ عوام دہابی سے واقف تھی نجدیوں سے تبلیغیوں سے مودودیوں سے لیکن ندویوں سے ناواقف تھے بہت سے لوگ تو اب اس مضمون سے اگر رب تبارک وتعالیٰ نے عقل سلیم دی ہے تو صرف دارالندوہ کے نام سے سمجھ لیں گے کہ یہ اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست ہیں یا دشمن اگر کاش ان ندویوں کو ذرا بھی سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوتی تو درس گاہ کا نام دارالندوہ یا ندوت العلوم نہ رکھتے اگر دارالندوہ نام رکھا تھا اور کم سے کم اتنا کرتے کہ جو اس دارالندوہ کے بانی

مبانی ہیں اپنا اپنا نام ابوجہل ابولہب یا ولید ابن مغیرہ وغیرہ وغیرہ وغیرہ رکھ لیتے تو بھولے بھالے سنیوں کو سمجھنے میں آسانی ہوتی اور تمہارے جالوں میں نہ پھنستے آج ہمارے بہت لوگ ناواقفت یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ بھائی کون یہ سنی وہابی کے جھگڑے میں پڑے ہم تو صرف مسلمان ہیں یہ تو مولانا مولویوں کے جھگڑے ہیں تو میں ان حضرات کی توجہ چاہتا ہوں مکمل طور پر وہابیت کا خاکہ بہت ہی ذمہ داری کے ساتھ بحوالہ حدیث مبارکہ کے پیش کر رہا ہوں خود سمجھئے اور دوسرے لوگوں کو سمجھائیے کہ اس فرقہ شیطانیہ سے ہوشیار رہو۔ وہابی دیوبندی تبلیغی مودودی ندوی نام نہادی فرقہ اہل حدیث چکڑالوی نیچری یہ تمام فرقہ باطلہ ہیں ان تمام فرقوں کے پاس مذہب حقانیت کی کوئی دلیل نہیں ہے نہ یہ اپنے آپکو صحیح معنے میں مسلمان ثابت کرسکتے ہیں اب غور سے پڑھیں۔

داستان وہابیہ یعنی سلسلہ شیطانیہ

آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنِّیْ اَخْشٰی اَھْلِ نَجْدٍ۔ میں نجدیوں سے ڈرتا ہوں۔ قسطلانی ۱۴۰ اور بخاری شریف ومشکواۃ شریف میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجدیوں کے حق میں دعا نہیں فرمائی بلکہ فرمایا کہ نجد سے فتنے اور زلزلے اٹھیں گے اور قرن شیطان کا طلوع ہوگا اور آپ کا رخ انور مشرق کی جانب تھا آپ نے انگلی کے

اشارے سے اَلْفِتْنَۃُ ھٰهُنَا الْفِتْنَۃُ ھٰهُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ فتنہ یہاں سے ہوگا جہاں سے قرن شیطان طلوع ہوگا آپ کا اسوقت علم غیب کی اطلاع دینا اس وقت متن وعن صحیح ہو رہا ہے ——— اور ساتھ ہی

ساتھ یہ بھی سمجھتے چلو کہیں یہ نہ بکواس بکنے لگنا کہ سرکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نجدیوں سے ڈرتے تھے تو دیکھو یہ بھی سرکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیب ذاتی کا ثبوت تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ ان نجدیوں اور ان نجدیوں کے چیلی چاپڑ سے یعنی وہابی دیوبندی سے بڑا نقصان پہونچے گا کہ تمام ہماری بھولی بھالی امت کو یہ بدبخت گمراہ کر ڈالینگے اس بات کا سرکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نجدیوں سے ڈر تھا اس ڈر کو سرکار نے ظاہر فرمایا تھا بالکل وہی ہو رہا ہے کہ سرکار کی کتنی امت کو ان نجدیوں وہابیوں دیوبندوں نے گمراہی کے گھاٹ اتار دیا ہے اور اب بھی ان کو چین وسکون نہیں کہ اب تو باز آجادیں اور اپنی ہڈیوں بوٹیوں کو جہنم کے آگ سے بچائیں

درر کامنہ مصنفہ ابن حجر عسقلانی صہ ۱۴۵ ابن تیمیہ حرانی نے بعد ازاں ۶۹۸ھ صوفیائے کرام کے حق میں زبان دراری شروع کی اور اس امت میں یہ نیا مسئلہ نکالا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے نفع نقصان کے مالک نہیں ہیں اور نہ کچھ کر سکتے ہیں

لہٰذا اب ان سے فریاد کرنا اور انسے امداد و شفاعت کی اُمید وابستہ رکھنا
شرک ہے اور یہ کہا کہ روضۂ اطہر پر سفر کرکے جانا شرک ہے سب سے
پہلا یہ شخص ہے جس نے ان مسائل کی بنیاد رکھی اور مسلمانوں کو مشرک
کہا چنانچہ روضۂ اطہر پر سفر کر کے جانے ابن تیمیہ سے تقی الدین سبکی رحمۃ
اللہ علیہ سے مناظرہ ہوا علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن تیمیہ حرانی
کو مدلائل روضہ اطہر جانا ثابت کر دیا ابن تیمیہ نے
باوجود مغلوب ہونے کے توبہ نہ کی تو جلال الدین قزوینی نے ابن تیمیہ کو
قید کر دیا بعدازان اسکے توبہ کرنے پر بری کیا گیا پھر بدلا پھر قید ہوا
تو بادشاہ کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ علماء کے اتفاق سے اس شخص
کا عقیدہ درست نہیں ہے لہٰذا مَنْ اعْتَقَدَ اعْتِقَادَ ابْنِ تَيْمِيَةَ
حَلَّ مَالُهٗ وَدَمُهٗ جو تمہیں ابن تیمیہ کے عقیدے کا ملے اسکا مال لوٹ لو
اور اسکو قتل کر دو چنانچہ چند دن کے واسطے وہابیت روپوش ہو گئی۔
بادشاہ کے مرنے کے بعد احمد بن محمد ابن تیمیہ کے شاگرد نے جامعہ
امیر حسین اور جامعہ عمر بن عاص میں ابن تیمیہ کے عقیدے کا واعظ
درر کا منہ ۳۰۲ھ میں لکھا ہے کہ منبر پر کھڑے ہو کر احمد بن محمد نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگوں کی شان میں گستاخانہ لفظ استعمال
کئے تو اسکو ناصر بادشاہ نے اپنے نائب کے سپرد کیا تو اس نے عدالت
میں ہی احمد بن محمد کو مار مار کر خون آلود کر دیا اور گدھے پر الٹا سوار
کر کے شہر میں پھرایا اور اعلان کیا کہ یہ وہ شخص ہے جس نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک میں وعظ کیا ہے پھر اس کو بھی قید

کیا گیا دوسری جگہ ابن تیمیہ کے دوسرے شاگرد ابن قیم نے تیمی
مذہب کی تبلیغ شروع کر دی اور درس تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔
چنانچہ انہی دونوں کے فتوے آجکل بھی وہابی اسکی تقلید میں فتوی
دیتے ہیں ابن قیم وغیرہ تقلید کے برخلاف بھی کچھ کہنے پر تل آئے آہستہ
آہستہ ابن تیمیہ کے عقیدے کا دھواں رستا رہا باوجود اس کے شاہان
اسلام کی طاقت کے باعث علی الاعلان اس مذہب کی اشاعت نہ ہوسکی
تھی یہاں تک کہ ۱۱۰۵ھ میں محمد بن عبدالوہاب نجدی نے ابن تیمیہ اور
ابن قیم کی پرانی ضائع شدہ کتابوں کی اشاعت شروع کر دی اور
زور وشور سے اس مذہب کے خلاف بنیاد رکھ دی اور اپنے
آپ کو حنبلی مذہب کے نام کا پردہ ڈال کر تیمی مذہب کی اشاعت
شروع کر دی اور اپنے مذہب کی چند کتابیں کتاب التوحید وکشف
الشبہات وغیرہما تصنیف کیں اور ۱۱۴۳ھ میں قومی رضاکار بھرتی کرکے
تمام نجد پر چھا گیا چنانچہ تمام عرب پر ایسا مسلط ہو گیا کہ جو مسلمان نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت کو جاوے یا انبیاء اولیاء
اور صالحین کے وسیلہ کا اظہار کرے تو اس پر شرک کا فتوی لگا کر محمد
بن عبدالوہاب کے مخالف مذہب کی بنا پر اسکو قتل کیا جاتا لیکن اللہ
نے اسکے بھائی شیخ سلیمان کو اسکے مقابلے کے واسطے بنا دیا جس نے تحریراً
وتقریراً اپنے بھائی کا رد کیا۔ محمد بن اسمٰعیل یمنی نے محمد بن عبدالوہاب
کی کتابوں کا مطالعہ کرکے وہابی مذہب کو قبول کر لیا۔ محمد بن اسمعیل
یمنی نے یمن میں وہابیت کو کافی فروغ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی ہتک میں کافی اشاعت کی ۱۱۹۳ھ میں اسمٰعیل دہلوی پیدا ہوئے علم دین حاصل کیا لیکن تحریر سے بیچارے بالکل عاری تھے محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنا مذہب محمدی کہلوایا گو مقام مسلمان ان کو بدعتی اور دہابی کے نام سے مدعو کرتے پھر اسمٰعیل صاحب نے اپنے ساتھ ایک بالکل ان پڑھ شخص سید احمد بریلوی کو وہابیت کا دستی ممد و معاون بنالیا دہلی میں کچھ حنفیت غالب تھی صاحبزادگان شاہ ولی اللہ صاحب عقیدہ احناف کے مطابق فتوٰی دیتے تھے بھلا اسمٰعیل صاحب کی کون سنے اسمٰعیل صاحب چاہتے تھے کہ میں وہابیت کا پرچار کھلم کھلا کردں اور اس مذہب کی اشاعت ہندوستان میں بھی ہو لیکن ان کو کوئی موقعہ نہ ملتا تھا آخر کتاب التوحید مولفہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی ترجمانی میں کتاب تقویۃ الایمان صراط مستقیم اور تنویر العینین وہابیت کی تائید میں شائع کیں لوگ سوائے چند اشخاص کے کہ کتابیں پڑھ کر بڑے متنفر ہوئے اور اسکے جواب میں کتابیں لکھیں چنانچہ سکھ قوم حکومت مغلیہ سے باغی ہو کر صوبہ پنجاب کے حاکم بن چکے تھے انھوں نے مسلمانان پنجاب پر ایسے ایسے مظالم ڈھائے کہ خدایا تیری پناہ اسمٰعیل صاحب نے سیاسی موقعہ سوچا کہ سکھوں کے برخلاف اعلان جہاد کرکے مسلمانوں کی ایسی فوج بناکر پنجاب فتح کیا جائے تو حکومت وہابیہ مستقل بن جائے گی اور آہستہ آہستہ سارا ہندوستان وہابیہ سے پُر ہو جائے گا مولوی اسمٰعیل صاحب

اور سید احمد صاحب نے سرحد ہند و افغانستان میں اگر آزاد
قبائل کو سکھوں کے برخلاف جہاد کے واسطے بھڑکایا ان میں
چونکہ جہاد کی تڑپ پہلے ہی موجود تھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے
لیکن اللہ کریم کو دونوں کی کامیابی الاعمال بالنیات کے اصول سے
منظور نہ تھی سکھوں کے مقابلے میں شکست فاش دی اور
سنہ ۱۲۴۶ھ میں سکھوں کے ہاتھوں قتل کرا دیے اور ساری اسکیم
ملیا میٹ ہو گئی اس طرف حجاز میں سنہ ۱۲۲۰ھ میں سعود امیر وہابیہ
نجد یہ نے تمام قبے شہید کر دیے حتےٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
روضہ اطہر بھی شہید کر دیا سنہ ۱۲۲۹ھ میں سعود کے فوت ہونے کے بعد
اسکی جگہ عبداللہ بن سعود جانشین ہوا سنہ ۱۲۳۳ھ میں ابراہیم بادشاہ
مصری عبداللہ کو شکست دے کر عبداللہ کو بند کر کے مصر لے گیا
اور حجاز پر قبضہ کیا سنہ ۱۲۳۵ھ میں عبداللہ بن سعود سنبھلی کو مصر کے
ہمایوں دروازے کے پاس قتل کرا دیا۔ ہندوستان میں مولوی مملوک
علی صاحب جو تمام وہابیہ کے استاد ہیں دہلی اجمیری دروازہ اربک بائی
اسکول کے مدرس اول تھے ان کو حرمین شریفین کی زیارت کا
شوق ہوا تو وہاں پہونچتے ہی وہابیت سے متاثر ہو گئے اور اپنا
نام مملوک علی کے بجائے مملوک العلی بدل دیا اور واپس گھر پہونچتے ہی
نانوتہ ضلع سہارنپور سے مولوی محمد قاسم صاحب کو ساتھ لیتے آئے
اور مولوی رشید احمد صاحب بھی مولوی مملوک علی صاحب کے پاس
پہونچ گئے دونوں نے مولوی صاحب مذکور سے علوم حاصل کئے یہ دونوں

مولوی مملوک علی صاحب کے بڑے شاگردوں میں سے تھے حقیقت میں
مولوی مملوک علی صاحب سلطنت مغلیہ حنفیہ کے خوف سے اور علمار
کرام کے جم غفیر کے ہراس سے اپنے وہابی مذہب کی علی الاعلان اشاعت
تو نہ کر سکتے تھے لیکن درس میں عقائد وہابیہ کے کئی نمبر پرزے تیار کرلئے
جو اس قابل بن گئے کہ عوام کالانعام کو وہابی عقیدے سے مضبوط کر کے
وہابی مشن کی ترقی کریں مولوی مملوک علی صاحب دیوبندی مذہب کی مشین
ہیں باقی سب پرزے یا فرع ہیں چنانچہ مولوی صاحب مذکور نے
چند دیگر علمار کو کسی لالچ یا کئی دیگر وجوہات سے اپنا ہم عقیدہ بنالیا
مثلاً مولوی صدر الدین صاحب وغیرہ نے تمام عقیدہ وہابیہ اور
اعمال حنفیہ سے مجموعہ ایک مستقل مذہب ایجاد کرلیا حکومت مغلیہ
کا جب زوال ہوا اور حکومت برطانیہ مسلط ہوئی تو مولوی خلیل احمد
صاحب انبیٹھوی نے مولوی رشید احمد صاحب کی امداد سے ریاست
بھاولپور میں تسلط جمانا شروع کر دیا تو ہمارے بزرگ مولوی
غلام دستگیر صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے عقائد فاسدہ پر
دونوں سے مناظرہ کر کے ان کو والیٔ ریاست کی طرف سے اخراج
کا حکم صادر فرمایا اور ان کی شکست کا ایک رسالہ تقدیس الوکیل
شائع کیا جس میں ان کے تمام عقائد جمع کر کے عرب و عجم علمار دین
سے فتویٰ کفر ثبت کرا کہ تمام ہندوستان میں تقسیم کیا جس کا
اثر یہ ہوا کہ وہابیہ منہ دکھانے کے قابل نہ رہے ۔ بہرحال تمامی
چور دروازوں سے یہ وہابیت ہندوستان اور تمام غیر ممالک میں داخل

ہوتی رہی جب دشمنان اسلام نے ان لوگوں کی یہ خباثتیں دیکھیں
تو سوچا کہ اس قوم کو تباہ کرنے کے لیے ان کو بلاؤ اور ان کی مدد کرو
لہٰذا بذریعہ مولوی محمد قاسم صاحب سے مدرسہ قاسمیہ دارالعلوم دیوبند
کا اجرار کروایا اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان اور صراط
مستقیم سے اسلامی طلبار کو ورغلانا شروع کر دیا تراجم قرآن عظیم
اپنی مرضی کے مطابق شائع کرنے شروع کر دیے اور مولوی رشید
احمد صاحب گنگوہی اور مولوی محمد قاسم نانوتوی اور مولوی اشرف
علی صاحب تھانوی نے شائع کیا جن میں اولیار اللہ انبیار عظام
کی جی بھر کر توہین کی برطانیہ بھی اسلام اور بانیٔ اسلام کا
چونکہ پرانا دشمن تھا اس نے بھی اس شاخ کو ترقی سے ہی
نوازا اور باقی اسلامی مدارس آہستہ آہستہ ان کی کس مپرسی کی
حالت سے کمزور ہو گئے کیونکہ انکا پشت پناہ انگریز اور متمول
قومیں تھیں وہ ترقی کر گیا حتیٰ کہ ریاستوں سے چندہ آنا شروع
ہو گیا جس کے نشہ میں دہابیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے استاد بننے کے
مدعی بن گئے چنانچہ ہر کمال را زوال ست رب کریم نے اعلیٰحضرت
قبلہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی کو ان کے مقابلہ کے واسطے
قائم کر دیا انہوں نے فضل ایزدی سے دیوبندیوں کے ہر بول کا جواب
احسن طریقہ سے دیا جب تائب ہوتے نظر نہ آئے تو ان کے اکابر کے
تمام عقائد لکھ کر تمام علمائے عرب و عراق کو بھیجے تو انھوں نے
ان عقائد دیوبندیہ پر پرزور فتوے کفر ثابت کیے تو اعلیحضرت

رحمتہ اللہ علیہ نے ان کو شائع کر دیا جسکا نام حسام الحرمین رکھا
جسکا جواب آج تک وہابیہ نہ دے سکے اور نہ اپنے عقائد سے تائب
ہوئے بلکہ تاویلات فاسدہ سے اپنی گندگی کو چھپانے کی کوشش کی جو
اب تک اسکے معتقدین ان کی تقلید میں اپنے عقائد فاسدہ پر ڈٹے
ہوئے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پیارے حبیب جناب محمد
الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں تمام مذہب اہلسنت کو
ان شیطانوں کے شر سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین بہرحال حضور
سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس سرزمین ہندوستان
کیا بلکہ اور حکومت اسلامیہ پر بہت بڑا احسان ہے کہ یہ آپ ہی
کی ہستی تھی وہابیت دیوبندیت کا پردہ چاک کرکے منظر عام پر
ظاہر کر دیا تاکہ لوگ حق و باطل کو اچھی طرح سمجھ جاویں یہ ہے داستان
وہابیہ یعنی سلسلہ شیطانیہ ابھی اور داستان ہے جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ
حصہ سویم میں لکھوں گا خدارا آنکھیں کھولو اور ان انسان نما شیطان سے
بچ جاؤ تب ہی تمہارا بیڑا پار ہو گا ورنہ دنیا و عقبیٰ دونوں برباد
ہوں گے یہ دو فرقہ حق و باطل کوئی آج نئی بات نہیں ہے ہر دور
میں اسلام کے دشمن رہے اور قیامت تک رہیں گے حضرت
آدم علیہ السلام کے زمانہ میں شیطان مخالف بنا اسلام کا اور
ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں نمرود مخالف
اسلام بن کر آئے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں
فرعون مخالف اسلام بن کر آئے سیدنا حضرت امام حسین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں یزید بڑی مخالف اسلام بن کر آئے تو آج اس دور میں وہابی مخالف اسلام بن کر آئے تو ہر دور میں حق و باطل کی جنگ ہوئی لیکن کامیابی ہمیشہ حق والوں کی ہوتی ہے اور ہوتی رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ

مولوی خرم علی بلہوری کی خباثت

ایک کتاب بنام نصیحت المسلمین لکھی ہے جس میں آقائے نامدار مدنی تاجدار جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیب دانی کے ثبوت میں لاعلمی کا اظہار کیا ہے اور علم غیب مصطفےٰ کا انکار کیا ہے جس کا مدلل جواب فقیر تحریر کر رہا ہے ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔ کتاب نصیحت المسلمین کے صفحہ ۲۰ پر خرم علی لکھتا ہے اور کافروں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت باندھی تھی حضرت کو بہت رنج ہوا تھا جب بہت دنوں کے بعد خدا نے قرآن میں فرمایا کہ عائشہ پاک ہے کافر جھوٹے ہیں تب حضرت کو خبر ہوئی اگر آگے سے معلوم ہوتا تو غم کیوں ہوتا پھر جب پیغمبروں کی یہ حالت ہے تو بھلا اولیا کا کیا رتبہ ہوگا ہر ایک چیز کا حال جاننا آدمی کا کام نہیں یہ اللہ کی شان ہے اور یہ جاننا چاہیئے کہ ہمارے پیغمبروں کے دو کام ہیں ایک تو دنیا میں ہدایت اور دوسرے آخرت میں گنہگاروں کی شفاعت سوا ان دونوں میں بھی اللہ نے حضرت کو بالکل اختیار نہیں دیا۔

بتاریخ ۱۱ اگست ۱۹۷۰ء کو فقیر بغرض تقریر و حاضری عرس
جناب مولانا عبد السبحان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلہور پہونچا وہاں
کے باشندوں سے تحقیق کیا کہ یہاں کوئی مولوی خرم علی گزرے
ہیں تو لوگوں نے بتلایا کہ یہ مولوی خرم علی نامی بہت ہی جڑیلا
قسم کا وہابی گذرا ہے بہت ہی ذلیل و خوار ہوکر نجدی ٹرین سے جہنم
کا ٹکٹ کٹا کر اپنے استاد ابلیس لعین کے قیام گاہ پر پہونچ گیا اور مزید
بتلایا کہ جس وقت اسنے وہابیت کی اشاعت کرنا شروع کیا تو مولانا
عبد السبحان صاحب نے اس سے مقابلہ کیا اور وہابیت کے سیلاب کو روکا
جب عوام کے بھی سمجھ میں یہ بات واضح طور پر آگئی کہ یہ وہابی یعنی دشمن
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے تو ناندلیوں میں غلیظ بھروا کر اسکے
مکان میں پھینکی گئیں کیونکہ خبیث کی خوراک ہے یہ ہونا چاہیئے تھی۔
بہرحال سرکار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم کے صدقہ میں بلہور زیادہ
گندہ نہ ہونے پایا البتہ اگر کاش کے مولانا عبد السبحان صاحب رحمۃ
اللہ تعالیٰ علیہ اگر دہلی سے تشریف نہ لاتے تو ممکن تھا کہ شاید یہ
خبیث خرم علی اپنی خباثت میں کچھ کامیاب ہوتا اسکے بعد کچھ
جراثیم الوہابیہ اسی کے وقت سے بڑھ رہے تھے بھولے بھالے سنیوں
کو بالکل ہی خبر نہ تھی یہاں بلہور میں بھی جراثیم بڑھ رہے تھے فقیر
کا جب گذر ہو پہلی بار اتفاق سے عرس جناب مولانا عبد السبحان
صاحب کا سال ۱۹۶۵ء کا تھا تقریر ہوئی جو کہ جراثیم الوہابیہ دودھ
پی کر پل رہے تھے پہلی تقریر میں جب انجکشن لگا تو حرارت آئی

اور دوسرا انجکشن محلہ فیاض ٹولہ میں بڑے پادر کا دگا تو پوری طور پر بخار ابھر آیا باشندگان بلہورنے بھی ان کے ابھرتے ہوئے بخار کو دیکھا نیز راس فقیر کے ذریعہ ودیگر علمائے کرام کے ذریعہ جب کافی علاج معہ انجکشن کے ساتھ ہوا تب یہ جراثیم ایدابیہ کم ہوئے۔ اور بیماری پھیلنا بند ہوئی لیکن اب بھی کچھ نہ کچھ جراثیم رہ گئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ صدقہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ بھی ختم ہو جاویں گے آمین ثم آمین۔

مولوی خرم علی بلہوری کی کتاب نصیحت المسلمین کے صفحہ ۱۶ کی عبارت کا جواب

ہوائی جہاز کے چلنے والا جب جہاز رانی کی حالت میں ہوتا ہے تو وہ جہاز پر مختار ہوتا ہے کیونکہ تمام جہاز کی مشینری اسکے ہاتھ میں ہوتی ہے باوجود اسکے پھر بھی وہ وائرلیس آپریٹر کے اشارے پر جہاز راں کی ہر حرکت اسکے ماتحت ہوتی ہے ایسے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام عالمین کی نقل وحرکت کی مشینری آپکے قبضہ میں عطا کی ہوئی ہے باوجود اس کے کہ آپ کو اس مشینری کا اختیارِ کلی مل چکا ہے لیکن آپ کی ہر نقل وحرکت اللہ کے اشارے سے باہر نہیں اسی واسطے آپ حضر میں ہوں یا سفر میں غزوہ میں ہوں یا امن میں ہوں تو محیای و مماتی للہ رب العالمین تو کیا اس غزوہ کے راستے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چھوڑنا خدا کے اشارے پر تھا اور آپ کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے باپ کے گھر

بھیجنا یہ بھی رضائے الٰہی کے بغیر نہ تھا چنانچہ آپ نے اللہ کے حکم کو مقدم سمجھتے ہوئے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پرواہ نہ کی ملکہ خداوند تعالیٰ کے توکل اور حفاظت پر چھوڑ دیا۔ کیونکہ آپ سید الانبیاء تھے اسلئے خلیل اللہ علیہ السلام سے اپنی اطاعت کو بالا ثابت کرنے کے لیے توجہ نہ فرمائی کیونکہ دنیا کی محبوبہ اشیاء سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ نے عورت کو فرمایا ہے زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ لوگوں کے لئے عورتوں کی محبت شہوات کو مزین کیا گیا ہے تو آپ نے باوجود محبت خاصہ کے اللہ کی محبت مقدم سمجھا کیونکہ فرمان الٰہی ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ اور ایمانداروں کو اللہ کی بہت سخت محبت ہوتی ہے اگر آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہار چننے میں وقت صرف کرنے اور کوچ کو دیر کرتے تو اللہ کی محبت میں فرق لازم آتا ہے اور وہابیوں دیوبندیوں اب سمجھ لو کہ اس واسطے سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چھوڑ کر چلے گئے تھے میرے آقا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب معلوم تھا کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہار کی تلاش اور چننے میں مصروف ہیں اس جگہ پر میرے آقائے مولا جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امت کو سبق دے رہے تھے کہ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر جان ومال واولاد بیوی بچہ سب کو نچھاور کر دیا کرو اور اللہ اور اسکے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مقابل کسی کی محبت کو بالا مت کرو۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جب حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چھینا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کَذٰلِکَ نُرِیْ اِبْرَاهِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور ایسے ہی ہم نے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو زمین اور آسمان کی بادشاہیاں دکھلا دیں کیا ابراہیم علیہ السلام کو ان کی زوجہ مطہرہ کی جدائی کے وقت تو اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کے پردے اٹھا دے تو آپ ایمان لے آئیں کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ مخالفت تھی کہ آپ کی زوجہ مطہرہ کی جدائی کا پتہ نہ دیا تاکہ تمہیں بھی اعتراض کا موقعہ مل جائے

چوتھا جواب آپ اس لئے حضرت ام المومنین کو اپنے گھر نہ لائے کہ اگر میں نے اپنی بیوی کو اپنے مکان میں جگہ دی تو منافقین معترض ہوں گے کہ گھر کی بات تھی اسلئے پردہ ڈال لیا۔ اور یہ آپ کے علم غیب کی بڑی دلیل ہے کہ اگر میں اپنے مکان میں نہ لاؤں گا تو اللہ تعالیٰ بہتان لگانے والوں کو ضرور سزا مقرر فرمائے گا تو میں بحکم الٰہی منافقین کو اور اتہام لگانے والوں کو سزا دے کر اپنی بیوی کو اپنے گھر لاؤں گا چنانچہ اسی واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے متہمین کے واسطے سزا مقرر فرمائی قرآن عظیم میں رب تبارک تعالیٰ نے سورہ نور نازل فرمائی وَالَّذِیْنَ سے غفور الرحیم تک کا ترجمہ

اور جو لوگ نیک عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں پھر وہ گواہ نہیں لاتے تو ان کو اسی کوڑے مارو اور ہمیشہ ان کی گواہی قبول نہ کرو اور یہی وہ فاسق ہیں مگر جو لوگ توبہ کریں

بعد ازیں اور وہ نیک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا
رحم کرنے والا ہے۔

تو تمام اتہام لگانے والوں کو اسی اسی کوڑے لگائے گئے بعد ازیں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام المومنین کو واپس گھر لائے یہ تھی عصمت انبیاء
جس کی وجہ سے آپ رُکے اور گھر نہ لائے۔

پانچواں جواب یہ ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر علم ہوتا تو
آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فوراً طلاق دے دیتے
آپ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق علم غیب
یقینی معلوم ہوتا ہے کیونکہ ابھی تک وحی پہنچا نہیں اور آپ نے طلاق نہیں
دی کیونکہ وحی آتا ہے تو بہتان لگانے والوں کو کوڑوں کا حکم لے کر
ہی آتا ہے۔

چھٹا جواب یہ ہے کہ آپکو یہ علم غیب تھا کہ میری زوجہ مطہرہ حضرت
عائشہ ام المومنین پر کوئی زمانہ ایسا آئیگا کہ لوگ ان کے متعلق ان کے
ایمان پر حملہ آور ہوں گے لہٰذا میں خاموش رہوں تاکہ ان کی شان اللہ
تعالیٰ قرآن پاک میں بیان فرمادے تو قرآن کریم پر صحیح ایمان لانے والے
ان کی شان سے باخبر ہو جائیں اور مخالفین کو حضرت ام المومنین رضی
اللہ تعالیٰ عنہا کی شان قرآن مجید سے سنا سکیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ
اللہ تعالیٰ نے انکی شان میں ایک سورہ مکمل نازل فرمائی جسکا نام سورہ
نور ہے۔

ساتواں جواب یہ ہے کہ جب یہ واقعہ افک شروع ہوا تو نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے باپ کے گھر بھیج دیا اور تمام صحابہ کرام کو جمع کر کے خود منبر پہ تشریف فرما ہوئے اور ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ دریافت فرمایا جب ہر ایک کا مشورہ ختم ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا دیکھو بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۶۹۷ میں یہ حدیث درج ہے

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ یَعْذِرُنِیْ مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِیْ اَذَاہُ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ فَوَ اللّٰہِ مَا عَلِمْتُ مِنْ اَھْلِیْ اِلَّا خَیْرًا۔

اس حال میں کہ سرکار منبر پہ ہی تھے فرمایا اے تمام مسلمانوں کی جماعت کون شخص میرے پاس عذر کرتا ہے ایسے آدمی کے متعلق کہ جس کی تکلیف میرے اہلبیت کے بارے میں مجھے پہونچی ہے تو قسم ہے خدا کی کہ میں اپنے اہل میں سوائے بہتری کے کچھ نہیں جانتا اس حدیث پاک سے دو امر ثابت ہوئے ایک تو یہ کہ جو آپ کے اہلبیت کے متعلق کسی قسم کی ناجائز بات کہے تو اُسکی تکلیف آپ کو پہنچتی ہے اب تم سوچو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے متعلق جب تم آپ کو بے خبر ثابت کرو تو کیا مسلمان کہلانے کے حقدار ہو اور کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے اس اعتراض کرنے سے یا کتابوں میں شائع کرانے سے تکلیف نہیں پہنچی جس کی آپ معافی دینے کے لیے بھی تیار نہیں جیسا کہ آپ نے منبر پر زور فرمایا دوسرا امر یہ ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرات ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاک دامنی کا علم تھا جسکو آپ نے ... کہے

ہو کر اللہ کی قسم کھا کر یقین دلایا اور آپکے علمی تسلی کے علاوہ قسم کھا کر فرمانا یہ بھی آپکے علم غیب کی دلیل ہے کیونکہ آپ کو یہ علم تھا کہ میرے بعد میرے اس علم پر بھی کچھ لوگ بے خبری کی تہمت لگائیں گے اس بنا پر آپ نے قسم کھا کر اپنے علم غیبی یقینی کا اظہار فرمایا تا کہ ہر مومن کو میری اس قسم پر یقین ہو جائے اور جو میری قسم پر بھی یقین نہ کرے گا تو وہ مومن کہلانے کا حقدار نہیں ہو گا تمہارے اس اعتراض کی بھی آپ کو خبر تھی اس واسطے آپنے تیرہ سو سال پہلے ہی منبر پر کھڑے ہو کر قسم کھا کر اپنے علم کا یقین دلا دیا۔

لہٰذا شمع رسالت کے پروانوں سے اس فقیر کا عرضہ ہے کہ اس خرم علی بلہوری کی کتاب نصیحت المسلمین جس ایمان والے کو مل جائے اسکو فوراً دفن کر دے کیونکہ وہ مردود تو جہنم کا ٹکٹ لے کر واصل جہنم ہو گیا ہے لیکن مردود کتاب چھوڑ کر مرا ہے اور دوں کو بھی جہنم کی دعوت دے رہا ہے۔

اب ناظرین عقائد اہلسنت و عقاید وہابیہ ملاحظہ فرمالیں

عقائد وہابیہ دیوبندیہ	عقائد اہلسنت
۱۲۔ دیوبندیوں وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ صرف ایک اللہ کو ماننا چاہیے تمام پیغمبروں کا یہی حکم ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو مت مانو چنانچہ مولوی	۱۲۔ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ رسولوں و فرشتوں کا ماننا بھی ایمان میں داخل ہے جس طرح [illegible] اللہ تعالیٰ کو

نہ ماننے والا کافر مرتد ہے اسی طرح جو شخص کسی رسول یا فرشتے کو نہ مانے وہ بھی کافر ہے (قرآن عظیم و کلمۂ ایمان مفصل)

۱۳۔ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسکے پیارے بندوں بالخصوص حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اسکی دی ہوئی عزت وعظمت وجاہت حاصل ہے (قرآن کریم)

۱۴۔ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب محمد رسول اللہ کو اپنے کرم کے تمام خزانوں اور نعمتوں کے جملہ خزانوں کا مختار بنادیا (مواہب لدنیہ)

۱۵۔ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ نے اپنے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے مثل وبے نظیر ولا ثانی بنایا کوئی مقرب فرشتہ یا کوئی رسول نبی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثانی ہرگز نہیں ہو سکتا۔ (حدیث شریف وکتاب مبارک امتناع النظیر ومبین الہدیٰ)

اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں "جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اسکے سوا کسی کو نہ مانے (تقویۃ الایمان ص۱۱)

۱۳۔ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء و اولیاء اسکے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں

تقویۃ الایمان ص۴۸
اسمٰعیل دہلوی

۱۴۔ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

تقویۃ الایمان ص۳۲

۱۶۔ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثانی رشید احمد گنگوہی ہے چنانچہ ان کے مرنے پر ان کی تعریف میں مولوی محمود حسن دیوبندی لکھتے ہیں ؎
زبان پر اہل اہوا کی ہے کیوں اعل ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی
(مرثیہ ص۶)

اب اس فقیر کی یہ دعا ہے کہ ان عقائد اہلسنت وعقائد وہابیہ دیوبندیہ پڑھنے کے بعد حق وباطل سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

ان عقائد وہابیہ دیوبندیہ کا ایک عقیدہ باطلہ یہ ہے کہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہکر مت پکارو اسلیے کہ یہ شرک ہے یہ صرف اللہ ہی کی شان ہے حاضر ناظر کی یا حرف ندائیہ ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر ناظر نہیں ہیں۔

الجواب دلائل حاضر ناظر از احادیث صحیحہ

نسائی شریف ۱/۲۷۸ اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ (ترجمہ) میں زیادہ قریب ہوں ہر مومن کے ساتھ اس کی جان سے جس نے چھوڑا قرضے کو تو مجھ پر لازم ہے اس کا ادا کرنا۔

اس حدیث پاک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر و ناظر کے مسئلہ کو خوب حل فرمادیا اگر تم مومن ہو تو آپ کا حاضر و ناظر سمجھنا تمہارے لیے ضروری ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بِکُلِّ مومنٍ کی قید لگائی ہے پہلی حدیث ناظرین نے پڑھی اب آیئے دوسری و تیسری حدیث اور دیکھیے۔

۲۔ مسلم شریف ۲/۳۸۶
۳۔ نسائی شریف ۱/۲۸۸

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور [illegible] منہ موڑتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں

کی کھڑکھڑاہٹ کو سنتا ہے آپ نے فرمایا اس کے پاس دو فرشتے
منکر نکیر آتے ہیں تو اسکو بٹھاتے ہیں پھر اس کو کہتے ہیں کیا کہتا ہے
تو اس شخص کے بارے میں اور اسی مقام پر بخاری شریف ۱ میں مذکور
ہے مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِی هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ
وسلم کو تو کیا کہتا ہے اس رجل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بارے میں آپ نے فرمایا لیکن مومن پس کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں
کہ یہ بے شک اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول
ہیں تمام روئے زمین میں کروڑوں مرتے ہیں ہر ملک میں اور ہر ایک
مردہ کو زندہ کرکے منکر نکیر ایک ہی وقت میں کروڑوں مقامات پر
اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کروڑہا جگہ ایک
ہی وقت میں تمام قبور میں پیش کیے جاتے ہیں اور اسی وقت ہی
صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین میں بھی آپ تشریف فرما ہوتے
تھے ایک ہی وجود اطہر اللہ کے حکم سے بلا تجزیہ دنفس وبلا تعدد ذات
ایک ہی وقت میں کروڑہا جگہ حاضر و ناظر ہونا ثابت ہوگیا ایک وقت
میں روئے زمین پر بھی حاضر و ناظر ہیں جو اپنے زائرین کو مختلفہ مقامات
پر زیارت سے مشرف فرما رہے ہیں اور تحت الارض بھی کروڑہا
ملکوں میں بلا امتیاز زیارت کروا رہے ہیں اور خواص کو بلا نوم وبلا
مراقبہ زیارت سے سرفراز فرما رہے ہیں جیسے کہ قبور میں اہل قبور
کے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا اور آپکی پہچان
پر فلاح کا دار و مدار ہے اسی طرح فوقہ...

کے واسطے آپ کو حاضر و ناظر سمجھنا کسوٹی ایمان ہے بلکہ اگر آدمی کو سمندر میں مچھلیاں نگل جائیں اور غذا بنا لیں تو وہاں بھی نکیرین آپ ہی کی ذات بابرکات کو جو نفس کے واپس آنے سے اولیٰ تر ہیں انہیں کے متعلق سوال کیا جاتا ہے اب عالم برزخ میں بھی آپکا حاضر و ناظر ہونا عالم دنیا میں بھی اور عالم ملکوت میں بھی اور لامکان میں بھی اور روضۂ اطہر پر جانے والوں کو بھی سوال کا جواب وہیں فرماتے ہیں اور جنت پر تخت نشیں بھی ہیں اور ہر مقام پر سونے والے اولیائے اکرام کو بھی اپنی زیارت سے مشرف فرماتے ہیں جیسے کہ ارشاد ہے

بخاری شریف ۱۰۵۲ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے جلدی جاگتا دیکھے گا اور شیطان میری شکل کا نہیں بن سکتا اس سے صاف ظاہر ہوا کہ آپ کے حاضر و ناظر ہونے کے واسطے قید زمانی یا مکانی نہیں ہے اور اسی طرح متبرکہ مقامات پر بھی آپ کے ظہور اور ملاقات کا اور سلام کا ارشاد خاص ہے۔

ابوداؤد ۶۷ ابن ماجہ ۵۶

بیہقی شریف ۲۴۲

ابی حمید ساعدی سے روایت ہے کہا انھوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تمہارا کوئی ایک مسجد میں داخل ہو تو نبی صلی اللہ علیہ [illegible] سلام کہے۔ پھر چاہیئے کہ کہے :-

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ
دنیا کی ہر مسجد میں دخول مسجد کی دعا سے پہلے السلام علیکم یا رسول
اللہ کہلے اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم تمام دنیا میں حاضر و ناظر نہیں تو
السلام علیکم یا رسول اللہ کہنا آپ کیوں تکرار شاد فرماتے

اس حدیث پر وہابیوں کا یہ اعتراض ہے کہ حدیث میں صرف
مساجد کا ذکر ہے تم نے جگہ کا اضافہ اپنی طرف سے ملا لیا۔ الحمد للہ
تمام روئے زمین کی مساجد میں تو تم حاضر و ناظر مان گئے اب باقی روئے
زمین کے متعلق بھی حدیث شریف سن لیجئے بخاری شریف ۱/۶۲
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں اللہ کی طرف سے
جو پہلے میرے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں میرے لیے تمام روئے زمین
کو مسجد اور پاک بنایا گیا اس حدیث سے تمام روئے زمین نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اللہ نے مسجد اور پاک بنا دی اور ہر مسجد
میں آپ پر سلام علیکم بھیجنا مسنون طریقہ پر مقرر ہوا۔ لہٰذا آپ تمام
روئے زمین پر حاضر و ناظر ثابت ہوئے۔

اس حدیث کے پڑھنے اور سننے کے بعد بھی وہابیوں نے ایک
اور اعتراض کیا جو درج ہے

(اعتراض وہابی) کیا بُرے مقامات پر بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو حاضر و ناظر سمجھتے ہو کیا یہ تمہارا یہ گندہ عقیدہ ہے اور کیا
وقت جماع بھی نبی علیہ السلام حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔

اعتراض وھابیہ کا جواب

کیا اللہ تعالیٰ کو ان برے مقامات پر موجود اور سمیع وبصیر سمجھتے ہو یا نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پاک کی نسبت اُن برے مقامات پر باوجود موجودیت کے نسبت کرنا گستاخی وکفر ہے کیونکہ اس کو ان مقامات سے نفرت ہے اسی طرح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی حاضر وناظر تو ہیں اور اسکو جاننے والے بھی ہیں اور آپ کی شہادت بھی ان مقامات کی ضرور ہو گی لیکن بوجہ آپکی ذات پاک ہونے کے ان مقامات متنفر کی طرف منسوب کرنا عین گستاخی ہے اور ایمان بعید ہے چنانچہ تم ان گندے مقامات پر اور اوقات متنفرہ میں اللہ کا ذکر نہیں کر سکتے لیکن بوقت تقدر مثلاً آپ کو ہیضہ ہیں پاخانہ آرہے ہیں اور آپ اس پیچش میں اس آڑے وقت پر ادھر پاخانہ نکل رہا ہے اور تکلیف ہو رہی ہے کہ اور بیاختہ منہ سے کہہ رہے ہو کہ یا اللہ میرے گناہ معاف کر دے تو کیا اللہ تعالیٰ سمیع وبصیر تمہارے اُس متنفرہ وقت اور متنفرہ مکان میں یاد کرنے کی سزا دے گا یا معافی دے گا اور توجہ فرمائیگا یا نہیں اور اگر معافی عنایت فرمائے تو کیا تم یہ بات زبان پر لاؤ گے کہ اللہ تعالیٰ ایسے گندے مقامات پر بھی حاضر وناظر ہے یہ نہیں حالانکہ واقعہ صحیح ہے لیکن اسکا بیان کرنا گستاخی ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے متعلق ارشاد فرمایا ہے جو طبرانی کی حدیث صحیح ہے جس کو اکابرین

دیوبندیہ وہابیہ نے بھی نقل کیا ہے۔

جلاء الافہام صفحہ ۷۳، بلغنی صوتہ حیث کان

مجھے مصلی کی آواز پہنچتا ہے جہاں بھی ہو

ابوداؤد ۲۴۴ وَاَتٰی ابو بکر بِکُلِّ مَا عِنْدَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ قَالَ اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللہَ وَ رَسُوْلَہٗ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کا تمام مال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو نے اپنے اہل کے واسطے کیا چھوڑا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ میں ان کے واسطے اللہ اور اسکے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مقامات پہ سمجھتے تھے ورنہ آپ ارشاد نہ فرماتے کہ میں اپنے گھر اللہ اور اسکے رسول کو چھوڑ آیا ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عقیدے کو صحیح ہونے کی بنا پر نہ روکا ورنہ آپ فرماتے کہ اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تمہارے سامنے یہاں بیٹھا ہوں اور اور تم کہتے ہو کہ میں اللہ اور اسکے رسول کو گھر چھوڑ آیا ہوں تمہارا یہ عقیدہ غلط ہے جب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں روکا تو تم حاضر و ناظر کے جاننے والوں کو کافر کیسے کہہ سکتے ہو اگر اور کہو تو خلاف قرآن و حدیث

ہے یا نہیں اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننے والے پر فتویٰ دینے والا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا کہیگا آیئے تمہیں حدیث پاک سے تمہاری مرضی کے مطابق ہی دکھاتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوقت جفت زوجین ملاحظہ فرماسکتے ہیں یا نہیں۔

مسلم شریف ج۲ ص۲۰۹ انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بیٹا بیمار تھا تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے تو لڑکا فوت ہو گیا پھر جب ابو طلحہ رضی اللہ عنہ واپس ہوئے تو فرمایا میرے لڑکے کا کیا حال ہے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ پہلے سے آرام ہے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا عشاء کا کھانا چنا تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانا تناول فرمایا پھر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمبستری کی پھر جب فارغ ہوئے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکے کو ملاحظہ فرمانے کیلئے عرض کیا تو وہ فوت ہو چکا تھا انھوں نے دفن فرمایا جب صبح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اطہر میں حاضر ہوئے تو لڑکے کی فوتیدگی کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کیا تم نے رات کو جماع کیا ہے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ جی ہاں آپ نے دعا فرمائی ایسے جماع کرنیوالوں کو یا اللہ برکت کر تو آپ کی دعا سے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو مجھے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا اس بچے کو اٹھا لو حتی کہ تو اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لا اور بھیجیں اس نے بچے کے ساتھ کھجوریں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرمایا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بچے کے فوت ہونے کی آپ کو اطلاع دی تو آپ نے اعرسمو اللیلۃ فرمایا کہ کیا تم نے جماع کیا ہے آپ کے اس ارشاد سے ثابت ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر وناظر ہوتے ہیں یہ علیحدہ امر ہے کہ آپ مثل کراما کاتبین ایسے واقعات سے اپنی نظر کو محفوظ فرمالیں۔

ابوداؤد ۱۴۶،۱۴۷ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں تشہد کے وقت ان کلمات کے پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایسے تشہد سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورہ اور تشہد کے لفظ کو ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جملہ کے واسطے مقرر فرمایا کہ اس جملہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر وناظر ہونے پر واضح دلیل ہے اسی مطابقت کی وجہ سے ان کلمات کا نام تشہد رکھا گیا اور حقیقت یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے روبرو حاضر ہوئے تو یہ کلمات آپ کی حضوری کے اللہ تعالیٰ نے استعمال فرمائے۔ اور وہی کلمات اپنی حضوری والے آپ نے اپنی امت کو ارشاد فرمائے۔

وہ کلمات یہ ہیں:۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات

السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ جب نمازی تشہد کے وقت بیٹھتا ہے تو اسکی حالت کچھ اور ہوتی ہے یعنی با وضو ہونا قبلہ رُخ ہونا نماز الٰہی میں مشغول ہونا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر مودبانہ انداز سے کہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ذات پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں اب نمازی کا اس نماز کی حالت میں ہر وقت کی تبدیلی پر یعنی ہر نماز میں اور ہر دو رکعت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا اقرار کرنا پڑتا ہے اور سلام ندائیہ کہنا پڑتا ہے

سلام کے بعد اس کے بعد اس عقیدے سے متنفر ہونا یہ عین نفاق کی دلیل ہے حالانکہ غیر مقلدین کے بڑے وہابی نواب صدیق حسن خاں حسن بھوپالی بھی یہ لکھتے ہیں

(مسک الختام شرح بلوغ المرام ۱۵۹) میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ مومنوں کے نصب العین اور عبادت کرنے والوں کی آنکھ کی ٹھنڈک ہیں تمام حالات میں اور تمام اوقات میں خصوصاً تمام عبادات اور نورانیت اور انکشاف کی حالتوں میں اور یہ مقام بہت زیادہ اور قوی تر ہے اور بعض عارفوں نے (اللہ ان کی قبروں کو اور ان کے رازوں کو مقدس فرمائے) نے کہا ہے کہ یہ خطاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کے سریان کے سبب سے ہے تمام موجودات کے ذروں میں اور ممکنات کے افراد میں تو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم تمام نمازیوں کے وجودوں میں موجود اور حاضر ہیں تو نمازی کو چاہیئے کہ اس حقیقت سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہوتا کہ معرفت کے اسرار اور قرب کے انوار سے منور اور فائز ہو جائے عشق کے رستے میں قرب اور بعد کی منزل نہیں ہے تجھ کو عیاں دیکھتا ہوں میں یا رسول اللہ اور دعا کرتا ہوں۔

اور وہابیوں دیوبندیو اب تو ان حدیثوں کو پڑھ کر توبہ کر ڈالو اور صحیح معنی میں مسلمان ہو جاؤ اور آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھو اور یا رسول اللہ یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا جائز سمجھو ورنہ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ یعنی درک اسفل میں ڈالے جاؤ گے بڑا ہی افسوس معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے محبوب سے تمہیں اتنی عداوت ہے کہ جب کوئی مسلمان یا رسول اللہ کہتا ہے وہ تمہارے تیر کے مانند لگتا ہے اس موقعہ پہ ایک شعر یاد آگیا درج ہے۔

ہزاروں تیر لگتے ہیں وہابی کے کلیجے پر
جہاں جب کوئی کہتا ہے مسلماں یا رسول اللہ

بہر حال جس طرح سے شیطان رجیم کیا جاتا ہے ستاروں سے اسی طرح تم وہابیہ دیوبندیہ میرے آقائے مولا جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لقب سے رجم کئے جاتے ہو اور وہابیو دیوبندیو میں نے دیکھا کہ تمہاری کبھی عقل ٹھیک ہو جاتی ہے لیکن کب جب تمہارے چاند پہ پڑتی ہے تب جیسا کہ ایک دہریہ کا واقعہ



ہے کیونکہ دہریئے بھی تو تم سے زیادہ نمبر بڑھائے ہوئے ہیں کہ وہ تو
رب کائنات کے وجود کے بھی قائل نہیں یہاں تک کہ اسکے قدرت کاملہ
میں بھی نقص نکالتے ہیں مثلاً ایک واقعہ دہریہ کا ملاحظہ فرمائیے
ایک دہریہ بغرض تفریح کے جنگل کی جانب گیا اور کچھ سیدھے سادے لوگ
وہاں موجود تھے تو ان کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ بہت
قدرت والا ہے اور بہت حکمت والا ہے اگر قدرت والا اور حکمت والا
ہوتا تو اسکے کام بھی قدرت و حکمت سے ہوتے پہلے آسمان کی طرف
دیکھا کہا واہ اسی کو لوگ حکمت کہتے ہیں بڑی حکمت والا ہے دیکھو
جو اس نے تارے آسمان میں چھیکارے ہیں تو لین سے ہوتے یہ تو
سب بے لین ہیں اگر قدرت و حکمت والا ہوتا تو سب ستارے لائن
سے ہوتے اور آگے بڑھا تو کیا کہتا ہے کہ دیکھو کوئی چیز بھی تو
لین سے نہیں زمین میں جتنے درخت اُگائے وہ بھی بے لین بلا ترتیب
اگر قدرت والا اور حکمت والا ہوتا تو آم کے درخت سب ایک لائن
میں مہوہ ایک لائن نیم ایک لائن سب بے لائن یہ کیا عقلمندی کی
بات ہوئی اسکے بعد اور آگے بڑھا کیا دیکھتا ہے کہ ایک کھیت میں
پتلی پتلی بیل پھیلی ہے اور بڑے بڑے پھل یعنی تربوز لگے ہوئے
ہیں اور اسی کھیت کے کنارے ایک درخت بہت ہی بڑا موٹے تنے
کا لگا ہوا ہے جس میں چھوٹے چھوٹے پھل لگے ہوئے ہیں وہ درخت آم کا
تھا تو کہنے لگا بس اب تو حد ہی ختم ہوگئی اگر عقل والا حکمت والا ہوتا
تو یہ جو پتلی پتلی بیل میں پھل لگے ہوتے ہیں یہ اس کے درخت میں

ہوتے اور یہ آم جو ہیں یہ اس پتلی پتلی بیل میں لگے ہوتے اسکے بعد وہ
دہریہ جیسے ہی آم کے نیچے پہونچا تو ایک آم ٹوٹ کر جیسے ہی اس کی
چاند پر گرا تو چاروں خانہ چت ہو گیا اور بے ہوش ہو گیا اور جب
ہوش آیا تو عقل ٹھکانے لگی اور کہنے لگا کاش کے یہ بڑا پھل یعنی
تربوز اگر آم کے درخت میں ہوتا تو آج کیا حال ہوتا بہر حال عقل
ٹھکانے لگ گئی معلوم یہ ہوا کہ جب چاند پر پڑتی ہے تو عقل ٹھکانے
لگتی ہے یہی حال تم وہابیوں دیوبندیوں کا ہے کہ جب تمہارے
بھی چاند پر پڑتی ہے تو تمہاری عقل بھی ٹھکانے لگتی ہے میں نے تو بڑے
بڑے جرٹیلے وہابیوں کو دیکھا ہے جو کہ یہاں کہتے ہیں کہ مزاروں
پر جانا شرک و بدعت قبر پرستی وغیرہ وغیرہ کہتے ہیں یا رسول اللہ کہنا
جائز نہیں سمجھتے ۔ تو میں نے دیکھا اجمیر شریف میں حاضری دیتے
ہوئے اور یہ سنا کہ بار بار یا خواجہ یا خواجہ کہہ رہے ہیں دریافت
کیا کہو یہ کیا کہہ رہے ہو کانپور میں تو جناب کہتے تھے یا رسول اللہ
کہنا شرک ہے تو آج تو تم اور بڑا شرک کر رہے ہو کہ یا خواجہ
یا خواجہ کہہ رہے ہو تو بہت ہی شرمائے اور کہنے لگے مولانا اب
یہ تو پوچھو کیوں کہہ رہے ہیں بلکہ جتنا کہہ رہے ہیں اتنا ہی
سکون مل رہا ہے تو میں نے صاف کہہ دیا کہ اب معلوم ہوتا ہے
کہ چاند پر پڑی تب ہی عقل ٹھکانے لگی تو کہا کہ یہ بات تو
سچ کہہ رہے ہو بہر حال اس کتاب اظہار حقانیت بر فرقہ وہابیت
عقد دوئم میں بہت کافی مضمون ہو چکا ہے اس لئے ختم کر رہا ہوں

اس کتاب کو حصہ دوم حصہ اول اور فضائل میلاد النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یہ تینوں کتابیں جس گھر میں رہیں گی انشاء اللہ تعالیٰ صدقہ میں
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وہ گھر گمراہی یعنی عقائد وہابیہ
دیوبندیہ اور بھی جو فرقہ باطلہ ہیں ان سے محفوظ رہیں گے لہٰذا ہر
مسلمان کو یہ کتابیں ضرور رکھنا چاہیئے۔ اور اپنے نونہالوں کو ضرور
اس کتاب کا مضمون پڑھائیے اور سنائیے تاکہ وہابیت کے جال سے
محفوظ رہیں آمین ثم آمین اور پڑھنے کے بعد اس حقیر فقیر
کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔

اب چند احبابوں کا کہنا ہے کہ کچھ نعت پاک مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم بھی اس کتاب میں ہونا چاہیئے لہٰذا فقیر وہ بھی لکھ رہا ہے
غور فرمائیں جناب شارق صاحب کا یہ کلام بہت پسند آیا لکھ رہا ہوں

حسن کونین ہے قربان رسول عربی
نور ہی نور ہے ماہ فلکِ مطلبی

مرکز علم تو ہے ذات خدائے دو جہاں
مخزن علم ہیں پیغمبر اُمّی لقبی

جس نے دیکھا رُخ والا کو خدا کو دیکھا
یہ ہیں درجات رسول مدنی العربی

جس طرف سے بھی گزر جاؤں بنا دوں جنت
مجھ کو مل جائے اگر سایۂ دامان نبی

ظلمتیں اب بھی تجلی [illegible] سکتی ہیں
ماہ [illegible] تیرہ شبی

عشق ہے اور مدینے کی تمنائے جمیل
عقل کے ساتھ گئی سورشِ جنت طلبی

دیکھ کر عظمتِ نورِ نگہ ابراہیم
کفر پر برق گری کانپ گئی بولہبی

بیخودِ عشقِ محمد ہوں مجھے کیا معلوم
درد کیا چیز ہے کیا چیز ہے درماں طلبی

پیروِ نخوتِ ابلیس نہ ہونا ہرگز
ترکِ تعظیمِ رسالت ہے بڑی بے ادبی

جتنی پی میں نے مئے عشقِ محمد شارق
کر گئی اور ترقی بخدا تشنہ لبی

شریف گھاٹم پوری

طالبِ خلد بطحا کی جانب چلو رشکِ جنت مدینے میں موجود ہے
میکشو آبِ کوثر کا سارا مزہ صرف زمزم کے پینے میں موجود ہے

کتنی آندھی ہو طوفان ہو یا ہو غم ایک دن ہوں گے منجدھار سے پار ہم
ڈوب سکتی نہیں اپنی نیا کبھی ناخدا جب سفینے میں موجود ہے

عظمتِ بطحا کیا ہے بتائے کوئی خود خدا سے ہی پوچھے تو پوچھے کوئی
اس لئے ہے اسی سمت کعبہ جھکا گھر خدا کا مدینے میں موجود ہے

قبر میں پوچھیں گے جب نکیرین یا تو صرف اتنا ہی بس ان سے کہہ دوں گا میں
چیر کر دیکھ لو میرا سینہ ابھی کملی [illegible] ہے

سر جھکایا تو نورِ خدا مل گیا سر اٹھایا تو خضرا ہے پیشِ نظر
عشقِ سرکارِ بطحا میں حق کی قسم لطف مر مر کے جینے میں موجود ہے

کیا بتائے کوئی شانِ صلِّ علیٰ عرش سے پوچھو نعلین کا رتبہ
دیکھیے نقشِ پا سرورِ انبیا عرشِ اعظم کے زینے میں موجود ہے

خوب بھڑکو شرار و سمجھ لو مگر چھوٹ سرکار سکتے نہیں ہیں کبھی
صورتِ مصطفیٰ روزِ اول ہی سے میرے دل کے نگینے میں موجود ہے

زعفران عطر گل مشک عنبر سبھی خوشبوئے حق بھی اور خوشبوئے نور بھی
اے شرافت سرورِ دوجہاں ہی کے بس ساری خوشبو پسینے میں موجود ہے

آمنہ کے دُلارے ملیں گے

عاصیو حشر کے دن سنا ہے آمنہ کے دلارے ملیں گے
کیا جلائے گی نارِ جہنم جبکہ ان کے سہارے ملیں گے

شمعِ بزمِ ایماں ہیں آقا، مظہرِ ذاتِ وحدت ہیں آقا
کھول کر کوئی قرآن دیکھے وصف میں تیس پارے ملیں گے

ہے یہ تحریرِ قرآں میں دیکھو، دامنِ مصطفیٰ تم نہ چھوڑو
عاشقو عشقِ سرور میں ڈوبو ڈوب کر ہی کنارے ملیں گے!

نورِ کونین کی شان ہے یہ کوئی دیکھے تو جا کر کے در پہ
بادشاہ بھیک لینے کی خاطر اپنا دامن پسارے ملیں گے

وہ گھر ہیں صدف جس پہ نازاں خود فرشتے ہیں جس در کے دربان
کیا وہ دلکش نظارے ملیں گے

اے خدا یہ دعا پوری کرنا میں بھی دیکھوں دیار مدینہ
اب ہمیں نیند آتی نہیں ہے کب وہ آنکھوں کے تارے ملیں گے

بُرا مان گئے

فاتحہ ہم نے دلایا تو بُرا مان گئے
رب سلّم جو پڑھایا تو برا مان گئے

پھول کفار کی مرگھٹ پہ وہ ڈالیں تو درست
ہم نے تربت پہ چڑھایا تو برا مان گئے

خود جنم دن وہ منائیں تو کوئی بات نہیں
ہم نے میلاد منایا تو بُرا مان گئے

عمر بھر کھاتے رہے شوق سے کالا کوا
ہم نے حلوہ جو کھلایا تو بُرا مان گئے

ان کو جائز ہے دیوالی کی کچوڑی پوڑی
ہم نے شربت جو پلایا تو برا مان گئے

رات دن خود تو بغاوت کی پکائیں کھچڑی
ہم نے کھچڑا جو پکایا تو برا مان گئے

بزم ابلیس میں جلتی ہیں ہزاروں شمعیں
اک دیا ہم نے جلایا تو برا مان گئے

خود چڑھائی ہوئی چادر کی بنائیں پگڑی
ہم نے قبروں پہ چڑھایا تو برا مان گئے

بزم میلاد میں ماہر کبھی ہم نے اٹھ کر
ان کی تعظیم بجا یا تو برا مان گئے

ملنے کا پتہ:۱۔ جناب عبد الغفار صاحب ممبر مرچنٹ متصل اونچے والی مسجد لالہ بازار شہر فتحپور ہسوہ

۲. جناب حاجی محمد شریف صاحب قصبہ انہونہ ضلع رک بریلی

۳. جناب پہلوان نثار علی صاحب دوکان 48/165 چمن گنج۔ کانپور

۴. مولانا مولوی صوفی شاہ عبد الجبار قادری صوفی فتحپوری خطیب مسجد تکیہ اکبر شاہ 89/12 سیہ منو کانپور

۵. مولانا مولوی عبد الجبار 85/225 چمن گنج شفیع آباد کانپور

۶. مولوی انوار احمد صاحب مہتمم مدرسہ انوار الاطفال بیچو کی چکی۔

Scanned with CamScanner